صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 اکتوبر 2017ء بمطابق 25 محرم الحرام 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَٱسۡتَقِمۡ كَمَآ أُمِرۡتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡاْۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ٥ وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ٥ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفٗا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَـٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ٥ وَٱصۡبِرۡ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَعۡوَانَا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِىO وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِىO وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِىO يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Madam Deputy Speaker: We start with the Questions/Answer session. First Question No. 5262, Janab Jafar Shah Sahib, not present, lapsed. Next Question No. 5267, again Jafar Shah Sahib, not present, lapsed. Mufti Said Janan Sahib, Question No. 5327, not present, lapsed. Next Question, Madam Najma Shaheen, please readout your Question number.

* 5301 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کے ڈی اے کوہاٹ میں فیز ٹو موجود ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو آیا فیز ٹو میں بجلی پانی و گیس کی سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ(وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ کے ڈی اے کوہاٹ میں فیز ٹو موجود ہے۔

(ب) کے ڈی اے فیز ٹو میں ہر سیکٹر میں گیس بھی موجود ہے، بجلی مہیا کرنے کے لئے کے ڈی اے نے واپڈا کو ساڑھے گیارہ کروڑ ادا کئے ہیں اور فیز ٹو میں کھمبے اور تاریں لگائی جارہی ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کوسچن نمبر 5301، یہاں پر میں نے، یہ کوسچن میں آج سے تین سال پہلے بھی کر چکی ہوں اور اب دوبارہ اس کوسچن کو میں نے کیا ہے، فیز ٹو جو کہ کے ڈی اے کوہاٹ میں بنایا گیا ہے، اس کے بعد میں نے معلومات حاصل کیں کہ وہاں پانی اور بجلی گیس کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے کہ نہیں؟ یہ منصوبہ جو ہے یہ کوئی آج سے تیس سال پرانا منصوبہ ہے جس پر کہ ابھی تک نہ اس کی اسٹیبلشمنٹ ہوئی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی کام کیا جارہا ہے، یہاں پر انہوں نے بجلی اور گیس کا کہا ہے، بجلی کے صرف پول وہاں پر دکھائی دے رہے ہیں، باقاعدہ طور پر اس پر کوئی تاریں یا وہ نہیں بچھائی گئی ہیں، تو یہ میں ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہونگی کہ آخر اس منصوبے کو کب تک یہ لوگ مکمل کریں

گے ؟ کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے یہاں پر ڈیویلپمنٹ کے لئے اپنے کچھ پیسے وغیرہ دیئے ہیں تو وہ ہر چیز کے لئے محتاج بیٹھے ہیں، نہ گیس نہ پانی نہ بجلی، کچھ بھی وہاں پہ نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ ان کا جو نکتہ ہے وہ درست ہے اور جواب جو، فزیکلی جو سچویشن ہے جواب میں تو وہ دی گئی ہے، البتہ ان کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں کہ یہ لوگوں کے Rights ہیں اور اس پر میں Personally، میں ان کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں میٹنگ بلاؤنگا اس ایشو کے اوپر، میرے ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ بیٹھے ہیں وہ اگلے ہفتے Meeting co-ordinate کریں اس پر تاکہ ہم اس کو Expedite کر سکیں اور لوگوں کو یہ Facility دے سکیں، اور محترمہ ممبر صاحبہ کو بھی اس میٹنگ میں بلائیں کیونکہ انہوں نے کوسچن Raise کیا ہے۔ So I instruct the Local Government Department representative sitting here to convene a meeting next week on this issue and Madam Sahiba کو بھی اس میٹنگ میں بلائیں تاکہ اس کو ہم آگے Push کر سکیں، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نجمہ بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی اگر Next week ہی ہوا تو میں اس پر Agree کرتی ہوں۔

Madam Deputy Speaker: He said on the floor of the House
کہ Next week وائی چې Next week دے او کہ نہ دے ؟

Minister for Local Govt: I stand by my words. I stand by my words.
میرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ادھر بیٹھے ہیں میں نے Instructions ان کو ایشو کئے ہیں نا۔

Madam Deputy Speaker: Okay Thank you, Inayat Sahib thank you. Jee janab Sardar Aurangzeb Nalotha sahib, Question No. 5302.

* 5302 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) بتایا جائے کہ سال 2008 تا حال جی ڈی اے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایبٹ آباد میں کن کن بااثر شخصیات کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں، تمام پلاٹوں کے سائز اور مارکیٹ میں قیمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) سال 2008 سے تا حال گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایبٹ آباد میں جن جن شخصیات کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، جی ڈی اے مارکیٹ ریٹ

کا تعین نہیں کرتا، جب کہ مذکورہ پلاٹس کی الاٹمنٹ 20 سے 25 سال کے لئے لیز پر کی گئی ہے جن کے ریٹ ہر پلاٹ کے سامنے درج ہیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحبہ، یہ جو اس میں انہوں نے تفصیل دی ہے، جو پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں تو یہ تفصیل جو ہے نامکمل ہے، ایک دفعہ پہلے میں نے کوئسچن کیا تھا تو اس میں کچھ اور تفصیل دی گئی تھی، آج جو تفصیل دی گئی ہے یہ اس سے مختلف ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کوئسچن اگر کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور منسٹر صاحب بھی اگر اس سے Agree کریں تو اس کے اوپر جو ہے تحقیقات ہونی چاہئیے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

<u>وزیر بلدیات:</u> اوکے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اچھا۔

<u>Minister for Local Government</u>: It should be referred to the committee.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji Najma Bibi, Najma Shaheen.

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> میڈم، یہ کوئسچن نمبر آپ بتا دیں کونسا ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> میں بتا دوں، اوکے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> یہ میرے پاس تو چار پانچ کوئسچنز ہیں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: I will tell you okay, 5303.

* 5303 _ <u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ K.D.A کوہاٹ میں کھیل کے میدان موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان کی تفصیلات گراونڈ کا نام بمعہ سیکٹر نمبر مہیا کیا جائے؟

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات):</u> (الف) جی ہاں، K.D.A میں دو عدد کھیل کے میدان موجود ہیں۔

(ب) تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ہاکی گراؤنڈ سیکٹر 1 فیز1

2۔ فٹبال گراؤنڈ سیکٹر 8 فیز 1

محترمہ نجمہ شاہین: اوکے، یہاں بھی میں نے ڈیپارٹمنٹ والوں سے یہی پوچھا ہے کہ وہاں پر جو گراؤنڈ ہیں توان کی حالت بتائی جائے، تو وہ گراؤنڈ جو ہیں تو وہ صرف میدان کی صورت میں وہاں پر موجود ہیں، ان میں ابھی تک کوئی بھی سٹینڈ یا کوئی بھی Facility نہیں ہے، وہاں نہ کوئی سٹینڈ ہے کہ اس پر باقاعدہ لوگوں کو، اس سے کوئی استفادہ ہو سکے، اور میرے خیال میں تو یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا جائے کیونکہ یہاں تو بتایا جارہا ہے اس کے جواب میں، لیکن وہاں پر صرف خالی میدان ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب جی۔

وزیر بلدیات: دیکھیں جواب تو میڈم آپ کو ملا ہے، جواب کے اندر تو جو آپ نے تفصیلات مانگی ہیں وہ آپ کو Provide کی گئی ہیں، اگر آپ سمجھتی ہیں کہ وہ گراؤند بنیادی Facilities سے محروم ہے تو میں Recommend کرونگا، مجھے ویسے کمیٹی میں بھیجنے میں بھی کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں یہ Recommend کرونگا جو اگلے والی ہماری میٹنگ ہے اس کو اس کے ساتھ کلپ کر کے کیونکہ دونوں K.D.A کے حوالے سے ہیں، یہ دونوں کوئسچنز K.D.A کے حوالے سے ہیں اس کے ساتھ کلپ کر کے اس میں اگر کوئی ہم میڈم کی نشاندہی پر Facilities میں اضافہ کر سکتے ہیں تو اس میں کرینگے۔

Madam Deputy Speaker: I think Najma Bibi-----

جناب ضیاءاللہ بنگش: میڈم سپیکر، میں ذرا اس میں وضاحت کر دوں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ضیاءاللہ بنگش، ضیاءاللہ بنگش۔

جناب ضیاءاللہ بنگش: شکریہ میڈم۔ اس کے حوالے سے میڈم میں یہ کہونگا کہ ابھی جو Beautification کی مد میں ہمیں پیسے آئے ہوئے ہیں اس میں K.D.A کے دونوں گراؤنڈز میں Facilities اور ایک تیسرے گراؤنڈ کی بھی منظوری وہاں پر ہوئی ہے فیز ٹو میں، تو اس کے لئے Already amount آچکی ہے اور اس کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور اس پر کام Already شروع ہو رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نجمہ بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: اوکے، یہ میٹنگ جب ہوگی تو میں باقی جو بھی اس میں شکایات ہیں تو میں ڈسکس کر لونگی۔

Madam Deputy Speaker: She wants to discuss it in the meeting, so okay.

یہ میٹنگ میں ڈسکس ہو جائے گا، جی Next Question, again نجمہ بی بی کا بہت بزنس ہے، نجمہ بی بی Next Question نمبر پتہ ہے آپ کو 5304۔

* 5304 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ KDA کوہاٹ نے سیکٹر 9 کمرشل مارکیٹ میں پلاٹس اور بنے بنائے یونٹس نیلام کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان پلاٹس و یونٹس سے حاصل ہونے والی رقوم اور معاہدے کی تفصیلات و پیمائش مہیا کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، K.D.A کوہاٹ نے سیکٹر نمبر 9 کمرشل مارکیٹ میں پلاٹس و بنے بنائے یونٹس نیلام کئے ہیں۔

(ب) پانچ عدد تعمیر شدہ پلازے سال 2010 میں 33 سالہ لیز پر نیلام کئے ہیں، جن کا رقبہ فی پلازہ 6.2 مرلہ ہے۔

1) پلازہ نمبر 17 سیکٹر C-1/9 مسمی حاجی محمد شاہین نے 10,11,000/ روپے میں نیلامی میں لیا ہے ساری رقم KDA کو وصول ہو چکی ہے۔

2) پلازہ نمبر 18 سیکٹر C-1/9 مسمی حاجی محمد شاہین نے 10,25,000/ روپے میں نیلامی میں لیا ہے اور ساری رقم KDA کو وصول ہو چکی ہے۔

3) پلازہ نمبر 7 سیکٹر C-1/9 مسمی زبیر احمد خان نے 11,20,000/ روپے میں نیلامی میں لیا ہے اور ساری رقم KDA کو وصول ہو چکی ہے۔

4) پلازہ نمبر 9 سیکٹر C-1/9 ملک محمد شعیب نے 11,50,000/ روپے میں نیلامی میں لیا ہے اور ساری رقم KDA کو وصول ہو چکی ہے۔

5) پلازہ نمبر 8 سیکٹر C-1/9 مسمی محمد عامر نے 11,30,000/ روپے میں نیلامی میں لیا ہے اور ساری رقم KDA کو وصول ہو چکی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوئسچن نمبر 5304، یہ بھی KDA کے حوالے سے ہے کہ وہاں پر سیکٹر 9 میں کمرشل مارکیٹ اور پلاٹس بنائے گئے ہیں یہاں پر انہوں نے ڈیٹیل تو دے دی ہیں لیکن صرف پوچھنا یہ ہے کہ یہ پورے بڑے بڑے پلازے جو ہیں تو یہ صرف بارہ بارہ اور دس دس لاکھ میں انہوں نے نیلام کئے ہیں تو اس کی وجوہات میں پوچھ سکتی ہوں کہ یہ دس اور بارہ لاکھ کا وہ پلازہ نہیں ہے صرف اس کے جو ہوتے ہیں پلاٹس وہ میرے خیال میں اس قیمت کے ہو جاتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: تو آپ بتائیں اب کیا، اگر آپ سمجھتی ہیں، یہ تو ہمارے دور میں نہیں ہوا پہلے والے دور میں ہوا ہے، میں بھی سمجھتا ہوں مجھے لگتا ہے کہ یہ قیمت بہت کم ہے، میں بھی جب آج اسمبلی آنے سے پہلے سوالات دیکھ رہا تھا تو مجھے یہ بہت زیادہ کم لگا۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ۔۔۔۔

وزیر بلدیات: اب آپ کیا چاہتی ہیں؟ Do you want it to be discussed in the Committee?.

Ms. Najma Shaheen: Yes, yes.

وزیر بلدیات: کیا You says کہ Competition ہوا کہ نہیں ہوا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی یہ کمیٹی کو بھیج دیں تو بہتر ہو گا۔

وزیر بلدیات: اوکے، بھیج دیں اس کو۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji Uzma Khan Bibi.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم، میں نے کوئسچن کیا تھا کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر ہے 5305۔

محترمہ عظمیٰ خان: کوئسچن نمبر ہے5305۔

* 5305 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2014 میں خیبر پختونخوا میں بلدیاتی الیکشن ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا تحصیل وڈسٹرکٹ ناظمین سرکاری گاڑیاں رکھنے کے مجاز ہیں، دیر اپر اور دیر لوئر کے تحصیل وڈسٹرکٹ ناظمین کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل مہیا کی جائے، نیز ان گاڑیوں کے ماڈل اور جن جن گاڑیوں پر سائرن لگے ہیں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، ضلع ناظم دیر لوئر، ویگو ماڈل 2009، سائرن موجود ہے، تحصیل ناظم تیمرگرہ، ڈبل کیب ماڈل 1992، سائرن موجود ہے، تحصیل ناظم ثمر باغ، ویگو ماڈل 1996 سائرن موجود ہے، تحصیل ناظم منڈہ، لال قلعہ، خال، بلامبٹ اور ادیزئ کے پاس تاحال سرکاری گاڑیاں نہیں ہیں، ضلع ناظم دیر اپر، پراڈو (A-1001) سائرن موجود نہیں ہے، ضلع نائب ناظم دیر اپر، ٹو۔او۔ڈی کرولا (A-1012) سائرن موجود نہیں ہے، تحصیل ناظم دیر، ہیڈ کوارٹر ٹو۔او۔ڈی کرولا (A-1012) سائرن موجود نہیں ہے، تحصیل براول، واڑی اور کلکوٹ کے ناظمین اور نائب ناظمین کے پاس گاڑیاں موجود نہیں ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: میں نے کوئسچن کیا تھا کہ دیر لوئر اور دیر اپر میں ناظمین کے ساتھ گاڑیاں موجود ہیں یا نہیں؟ اور اگر موجود ہیں تو ان پر سائرن لگا ہوا ہے یا نہیں؟ میڈم سپیکر صاحبہ، یہاں جواب آتا ہے کہ ضلع ناظم دیر لوئر، تحصیل ناظم ثمر باغ، تحصیل ناظم تیمرگرہ کے پاس گاڑیاں موجود ہیں اور اس کے علاوہ اپر دیر میں بھی ناظمین کے ساتھ گاڑیاں موجود ہیں، جب کہ لوئر دیر کی ناظمین کی گاڑیوں پر سائرن بھی لگے ہوئے ہیں اپر دیر کے گاڑیوں پر سائرن نہیں، تو میڈم سپیکر صاحبہ، مجھے یہ بتایا جائے کیا اس گورنمنٹ کا مقصد پروٹوکول کلچر کو فروغ دینا تھا یا اس کو ختم کرنا تھا؟ یہاں 124 ایم پی ایز اپنی گاڑیوں پر سائرن نہیں لگاتے تو ناظمین کس ایکٹ کے تحت یا کس قانون کے تحت اپنے گاڑیوں پر سائرن لگا کے علاقوں میں

گھومتے رہتے ہیں؟ میڈم سپیکر صاحبہ، اوران کو جو گاڑیاں ملی ہیں کس پول سے ملی ہیں؟ اس کا بھی مجھے جواب دیا جائے کیونکہ اگر میں دیکھوں تو ضلع ناظم کے لئے گاڑی آپ دے سکتے ہیں لیکن تحصیل ناظم کس کیٹیگری میں Fall کرتے ہیں اور وہ کہاں سے گاڑیاں لیتے ہیں؟ تھینک یو میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ایک تو تحصیل ناظم ضلع ناظم اور ضلع نائب ناظم یہ حکومت کا Decision ہے، یہ Entitle ہیں گاڑیوں کے، یہ تینوں Entitle ہیں گاڑی کے لئے، تحصیل نائب ناظم Entitle نہیں ہے گاڑی کے لئے، کس پول سے ملی ہیں، اس کی تفصیلات دی گئی ہیں آپ کو کہ یہ گاڑیاں جو ہیں Basically inherited ہیں، پرانے زمانے میں جو ٹی ایم ایز کے اندر گاڑیاں تھیں یہ وہی گاڑیاں ہیں، اب کچھ نئے، جن ٹی ایم ایز کے اندر گاڑیاں نہیں تھیں انکے لئے Approval ہوئی ہیں اور جن کے پاس لوکل فنڈ ہے اس لوکل فنڈ سے ان کے لئے گاڑیاں بھی خریدی جارہی ہیں، یہ حکومت کا ان کے ساتھ وعدہ تھا، اس پر اپوزیشن نے بھی یہ نکتہ اسمبلی کے اندر اٹھایا تھا کہ ناظمین کو Facilitate نہیں کیا جارہا ہے، اس کو بعض اخبارات کے اندر بھی Agitate کیا گیا تھا، وہ باقاعدہ گورنمنٹس ہیں، ہماری اس اسمبلی کے پاس کردہ ایکٹ کے مطابق They are Governments، تو جس طرح ایک اسسٹنٹ کمشنر وہ Entitle ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی Entitle ہوتا ہے، جہاں تک سائرن کا تعلق ہے تو یہ اس پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے، اب میری گاڑی کے اوپر نہیں ہے لیکن میرے اوپر کوئی پابندی بھی نہیں ہے کہ میں نہیں لگا سکتا، اگر ایک اسسٹنٹ کمشنر اور ڈی ایس پی لگا سکتا ہے تو ناظم بھی لگا سکتا ہے، یہ ہر ایک کا اپنی مطلب گاڑی کے اوپر جھنڈا لگانا ہے، ہم نہیں، اپنی گاڑیوں کے اوپر ہمیں Allowed ہے کہ ہم جھنڈے لگائیں، آپ یہ سوال بھی کر سکتے ہیں کہ منسٹر گاڑی کے اوپر جھنڈا کیوں لگاتا ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Elected representatives ہیں میڈم، آپ ہم سب Elected representatives ہیں، میرا خیال ہے ہمیں ایک دوسرے کو Elected offices جو ہیں اس کو، اسکے وقار کو تھوڑا بڑھانا چاہیئے، اور یہ کوئی مجھے مسئلہ نہیں لگتا ہے کہ اس کی گاڑی پر سائرن ہے اور اس کی نہیں ہے، سچی بات ہے میں نہیں Understand کرتا، انہوں نے Entitlement کا پوچھا ہے تو وہ میں نے Explain کیا ہے کہ

Entitlementنائب ناظم تحصیل نائب ناظم نہیں ہے اور باقی ضلع نائب ناظم تحصیل ناظم اور ضلع ناظم

In the hilly areas they ہیںHilly areasجو They are entitled for the car. are entitled for four wheel. In the settled areas they are entitled for staff car.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عظمیٰ بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم سپیکر صاحبہ، منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ ضلع نائب ناظم Entitle نہیں ہیں لیکن اس میں ضلع نائب ناظم کے پاس بھی گاڑی موجود ہے، دوسرا انہوں نے بات کی کہ سائرن کے لئے میڈم۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ضلع نائب ناظم گاڑی کے لئےEntitleہیں لیکن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: تحصیل نائب ناظمEntitleنہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Let her finish.

آپ پورا کریں نا۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم، دوسری بات منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سائرن لگا سکتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پھر تو یہ تمام سیکریٹریز بیٹھے ہیں یہ بھی لگالیں، یہ جو124 ممبران ہیں یہ بھی لگالیں تو سارا دن راستے میں پھاں پھوں ہوتا رہے گا، میڈم سپیکر صاحبہ، سائرن کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ مجھے ذرا منسٹر صاحب اس پر بریف کریں، جب یہ حکومت آئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم پروٹوکول کلچر ختم کریں گے، پہلے تو قانون میں یہی چیز لانی چاہیئے تھی کہ نہ سی ایم لگائیں گے، نہ سپیکر لگائیں گے، نہ منسٹر لگائیں گے، نہ ناظمین لگائیں گے اور نہ بیوروکریٹس لگائیں گے، میڈم سپیکر صاحبہ، پھر تو اس میں کوئی چینج ہی نہیں آئی، وہی پروٹوکول کلچر تھا وہی ہے، جب میری گاڑی پر نہیں لگا، ناظم کی گاڑی میں کیوں لگا ہے؟Even میں بھیEntitleہوں لیکن میں نہیں لگا رہی، اور میڈمFlag کی بات انہوں نے کی توFlagمیرا اپناPersonalیہ ہے کہFlagاس پر لگتا ہے جس کے پاس کوئی منسٹری یا کوئی ایسا پورٹ فولیو ہوتا ہے، انکی گاڑی پر فلیگ لگتا ہے Otherwise I am entitle کہ میں اپنی پارٹی کا فلیگ لگاؤں لیکن پاکستان کا نہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: میں نے ان کو واضح کر دیا ہے کہ اس پر Legally کوئی پابندی نہیں ہے، آپ پروٹوکول کلچر کی بات کرتے ہیں، اس سے کیبنٹ سے یا قانوناً گوئی اس حکومت نے کوئی نوٹیفیکیشن بھی نہیں ایشو کیا ہے کہ آپ یہ کام مت کریں، یہ کام تبھی ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے کوئی لیگل، آپ یہاں اسمبلی کے اندر قانون سازی کریں، کیبنٹ قانون سازی کرے، حکومت رولز بنادے، یہ کوئی چیز نہیں ہے تو آپ اس پر ان کو نہیں منع کر سکتے ہیں، اگر اس قسم کی کوئی Instructions چلی جاتی ہیں ہماری طرف سے کہ یہ کام مت کریں، ہم نے اس قسم کی کوئی انسٹرکشن ایشو نہیں کیں، کوئی لاء یہاں سے پاس نہیں ہوا ہے، کیبنٹ سے کوئی Decision نہیں ہوا ہے، Simply یہ کہ پروٹوکول کلچر کو Discourage کیا جائے، وہ میں نے جس طرح سے آپ کو کہا ہے کہ یہ ہر ایک بندہ پھر اپنے لئے خود Decide کرتا ہے، بس میں نے اپنے لئے Decide کیا ہے کہ میری گاڑی کے اوپر نہیں لگا ہے، میں نہیں لگاتا، میری گاڑی کے اوپر Flag بھی نہیں ہوتا، میں ایسے ہی پشاور کے اندر، میں ایسے ہی گھومتا پھرتا ہوں تو یہ ہر ایک کا Personal decision ہوتا ہے پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی، ایک منٹ میں یہ، میں ذرا Explain، ایک منٹ According to Inayat Sahib, Legally it is like, they are not prohibited, legally they allowed if you want to change the culture you have to bring in the Assembly، اس کو قانون یا لاء یا Resolution what ever you wanted وہ لانا پڑے گا وہ کہتے ہیں کہ جو Use کر رہے ہیں وہ Allowed ہیں تو اس پہ پھر وہ کچھ نہیں کر سکتے منسٹر صاحب، Okay جی نیکسٹ کوسچن نجمہ شاہین بی بی۔

* 5306 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ کوہاٹ میں کوتل شاپنگ آرکیڈز تعمیر ہے، جس کی دکانیں مالکان کے حوالے کی جاچکی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنی دکانیں مالکان کے حوالے کی گئی ہیں، نیز حوالے کی جانے والی دکانوں کے مالکان کے نام و پتہ اور ان کے ذمے بقایاجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) کوتل شاپنگ آرکیڈز زیر تعمیر ہے، جس میں منظور شدہ نقشہ کے مطابق ٹوٹل پانچ بلاکس ہیں، اور ہر بلاک میں پانچ فلورز ہیں، بیسمنٹ، گراؤنڈ فلور، فرسٹ فلور میں دکانات ہیں، ٹوٹل دکانات کی تعداد 244 ہے جن میں سے 156 عدد دکانات تعمیر شدہ ہیں جبکہ بقایا دکانات کی تکمیل کا کام جاری ہے، تعمیر شدہ دکانات میں تاحال 102 عدد دکانات بذریعہ نیلامی منظور ہو چکی ہیں اور ان دکانات سے 25% پر یمئیم کا حصہ ایم سی کوہاٹ کا بنتا ہے جو کہ ایڈوانس وصول کر لیا گیا ہے اور BOT ٹھیکیدار کی رضامندی/درخواست اور محکمہ لوکل گورنمنٹ پشاور کی چھٹی نمبر Ao,II/LCB/9-39/12 مورخہ 30/01/2013 کی منظوری کے مطابق نیلام شدہ دکانات میں سے 29 عدد دکانات کا قبضہ خواہشمند اجارہ داران کے حوالے کی جا چکی ہیں تا کہ پلازہ مذکورہ کامیاب ہو سکے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ نجمہ شاہین: کوئسچن نمبر ہے 5306، یہاں میں نے کوہاٹ کوتل۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5306 جی جی۔

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں، 5306 کوتل شاپنگ آرکیڈ زیر تعمیر ہے اس کے بارے میں میں نے پوچھا انہوں نے بتایا ہے، اس جواب میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 244 تعداد ہے دکانوں کی اور یہ جو ہے تو باقی 29 جو ہیں وہ صرف اس پہ کرائے پر دی جا چکی ہیں جبکہ ابھی تک یہ واقعی زیر تعمیر ہیں اور یہ منصوبہ جو ہے 2002 میں شروع کیا گیا لیکن تمام کی تمام دکانیں جو ہیں تو وہ کرائے پہ ہیں اور لوگوں کے قبضے میں ہیں تو کیا یہ ڈیپارٹمنٹ یا منسٹر صاحب یا ان سے قبضہ یا ان سے وصولی نہیں کر سکتے؟ کیونکہ کچھ ان کے ٹھیکیدار کے بھی بقایاجات ہیں جو کہ ابھی تک یہ اسی طرح باقی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: یعنی یہ تفصیل تو بحر حال موجود نہیں ہے کہ ان کے ذمے جو بقایاجات ہیں ہو سکتا ہے ان کی Payment کا کوئی شیڈول ہو اور They are within their schedule، اگر وہ اپنے شیڈول کے اندر نہیں ہے I will check that, So we will ensure that، مطلب حکومت کو اپنے جو بقایا پیسے ہیں وہ حکومت کے حوالے کریں تو So I will check that، کیونکہ میرے ساتھ وہ تفصیل موجود نہیں ہے کہ ان کے جو بقایاجات ہیں کیا وہ As per schedule pay کر رہے ہیں کہ نہیں کر رہے

ہیں؟ یہ تھوڑا سا ایک نکتہ ہے کہ اس کو سچی بات یہ ہے کہ ہمارے، نہ سوال کے اندر یہ تفصیل پوچھی گئی ہے اور نہ ہمارے جواب کے اندر یہ بات کلیئر ہے اس لئے اس کو چیک کرنا پڑے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نجمہ بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: میڈم سپیکر، نکتہ یہ ہے اور بہت بڑا نکتہ ہے کیونکہ تمام کی تمام جو ہیں دکانوں پہ وہ لوگ قابض ہیں اور ابھی ان سے وصولی نہیں ہوئی ہے، قبضے میں ہیں ان کے تو یہ آپ میرے خیال میں کمیٹی کے حوالے کر دیں یا فی الفور اس پر کوئی ایکشن لیں کیونکہ یہ کوسچن تین سال پہلے بھی میں نے کیا تھا اور یہیں پہ آپ نے مجھے یہ بھی اسی فلور پہ جواب دیا تھا کہ میں جا کر خود انکوائری کروں گا اور خود اس کو چیک کروں گا لیکن ابھی تک یہ مسئلہ جوں کا توں چل رہا ہے، جوں کا توں ایسے ہی چل رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: دیکھیں، سچی بات یہ ہے کہ میں ان کو، ان کو I will encourage her کہ وہ اس قسم کے سوالات لے کر آئیں اور جو ڈیپارٹمنٹ کے انٹرسٹ میں ہو، اور وہ If she thinks کہ اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تو یہ اگر ان کے ذمے کوئی بقایا جات ہیں وہ Recover ہونگے تو It should be send to the committee, referred to the committee، اگر وہ چاہتی ہیں کہ اس کو We defer this Question till next week کہ وہاں ہم Physically چیزوں کو دیکھیں کس حد تک بقایا جات ہیں اور کیا رکاوٹ ہے اور کیا Hurdles ہیں اور کیسے اس کو انشور کیا جا سکتا ہے، میں اس پہ بھی، دونوں آپشن ان کے پاس موجود ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Jee, what do you want Najma Bibi? What do you want?

وزیر بلدیات: جس آپشن پر بھی آپ Agree کرتی ہیں کیونکہ یہ You are assisting the department, you are assisting the department، میرا خیال ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل، بالکل۔

محترمہ نجمہ شاہین: کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

وزیر بلدیات: اوکے۔

Madam Deputy Speaker: Is it desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Ji, Bakhat Baidar Sahib, Bakhat Baidar Sahib, Question No. 5308.

* 5308 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ویلج کونسل سیکرٹریز کی بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے؛

(ج) اگر(الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) دیر اپر اور دیر لوئر کے حلقہ جات میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، پتہ، قومی شناختی کارڈ، تعلیمی کوائف بمعہ این ٹی ایس ریزلٹ کی کاپی فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ٹسٹ کی مد میں این ٹی ایس ادارہ کو کتنی فیس ادا کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) دیر اپر (الف) اور دیر لوئر (ب) کے حلقہ جات میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، پتہ، قومی شناختی کارڈ، تعلیمی کوائف بمعہ این ٹی ایس ریزلٹ کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) این ٹی ایس ادارہ کو جتنی فیس جمع کی گئی ہے وہ تفصیل این ٹی ایس ادارہ سے لی جائے۔

جناب بخت بیدار: شکریه میډم، زما چې کوم کوئسچن دے دا په 2015 کښې ما ورکړے وو اوس خو 2017 دے او End 2017 دے د دوانړو کوئسچنو زما په خیال باندې افادیت ئے اوس ختم شوے دے په هغه ټائم که اسمبلئ سیکرټریټ په ټائم باندې دا کوئسچن مطلب دے Putup کړے وے نو چې زما کوم مقصد وو ځکه چې په دیر اپر کښې حلقه وائز ځومره فنډ لګیدلې دې په دیر لوئر کښې حلقه

وائز شومره فنډ لګیدلې دے زما مراد د دې نه وو اوس خو تائم په ختمیدو دے زما د دې سوالونو څه افادیت پاتې نشو، زه واپس اخلم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: واپس اخلئ؟

جناب بخت بیدار: آؤ واپس اخلم۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you very much Bakhat Baidar Sahib, thank you. Next Question is Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آپ کا کوسچن نمبر ہے 5309۔

* 5309 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2008 سے تا حال گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی نتھیا گلی، ایبٹ آباد میں کس کس کیڈرز کی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) سال 2008 سے تاحال گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی نتھیا گلی، ایبٹ آباد میں جن جن کیڈرز کی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

List of Staff appointed from 2008 to till date

S. No.	Name	Designation	BPS	Date of appointment
1.	Ilyas Faisal	Taxation Officer	16	11.03.2015
2.	Farhan Zaib	Taxation Officer	16	11.03.2015
3.	Lucky Younas	Computer Operator	12	03.03.2015
4.	Tousif Ahmad	Computer Operator	12	11.03.2015
5.	Wasif Mir	Building Inspector	11	31.12.2015
6.	Syed Ferooz Shah	Sub Engineer	11	11.03.2015
7.	Shah Fasil Shah	Sub Engineer	11	11.03.2015
8.	M. Sajid	Chairlift Supervisor	11	20.02.2009
9.	Assad Rafique	Junior Clerk	11	24.06.2010

10.	Muhammad Nazir	Junior Clerk	11	03.03.2011
11.	Muhammad Saqib	Junior Clerk	11	03.03.2011
12.	Waqas Ahmad	Junior Clerk	11	03.03.2011
13.	Intkhab Alam	Junior Clerk	11	03.03.2011
14.	Syed Subtain Ali Shah	Building Sub Inspector	9	11.03.2015
15.	Tousif Ahmad	Building Sub Inspector	9	11.03.2015
16.	Umer Ahmad	Tax Collector	5	11.03.2015
17.	Shujah Ul Haq	Tax Collector	5	11.03.2015
18.	Abdul Rauf	Tax Collector	5	11.03.2015
19.	Ahsan Hameed	Tax Collector	5	11.03.2015
20.	Nasir Faraz	Tax Collector	5	11.03.2015
21.	Saeed Ur Rehan	Tax Collector	5	05.03.2011
22.	M. Shakeel	Sanitary Inspector	5	11.03.2015
23.	Sardar Tahir Ali	Assistant Building Inspector	5	11.03.2015
24.	Abdul Samad	Assistant Building Inspector	5	11.03.2015
25.	Tousif Ahmad Abbasi	Assistant Building Inspector	5	11.03.2015
26.	Adil Hafeez Abbasi	Assistant Building Inspector	5	11.03.2015
27.	Zubair	Assistant	5	11.03.2015

	Mehmood	Building Inspector		
28.	M. Hasham	Guard	5	11.03.2015
29.	Zareef Ahmad	Guard	5	11.03.2015
30.	Siraj Khan	Guard	5	11.03.2015
31.	Ghulam Abbas	Daftari	4	11.03.2015
32.	M. Saleem s/o M. Shreef	Driver	4	26.03.2009
33.	M. Sultan	Driver	4	25.11.2009
34.	Masood Ahmad	Driver	4	09.09.2010
35.	Yasir Qureshi	Driver	4	09.07.2010
36.	Shahid khan	Driver	4	25.05.2011
37.	Fasial Irfan	Driver	4	29.09.2009
38.	M. Saleem s/o M. Yahqoob	Driver	4	14.09.2009
39.	M. Ifthkhar	Driver	4	09.07.2010
40.	M. Rizwan	Driver	4	28.06.2011
41.	Gul Zeb	Pump Operator	1	26.02.2009
42.	Chan Zeb	Chowkidar	1	10.04.2009
43.	Shahid Naseem	Naib Qasid	1	24.06.2010
44.	M. Asif	Naib Qasid	1	09.07.2010
45.	M. Ijaz	Chowkidar	1	02.08.2010
46.	M. Iftkhar	Chowkidar	1	07.12.2010
47.	Ata-ur-Rehman	Attendant	1	03.03.2011
48.	Munib Khan	Cooli	1	03.03.2011
49.	Shakir Ali	Cooli	1	07.09.2010
50.	Abdul Rehman	Pump Station Chowkidar	1	07.12.2010
51.	M. Munsif	Cooli	1	18.04.2009

52.	Amjad Khan	Attendant	1	27.03 2011
53.	Wajid Hussain	Attendant	1	06.03.2015
54.	Saiqa Tahir	Sweepers	1	06.03.2015
55.	Rashid Tahir	Chainman	1	07.09.2010
56.	Sohail Javaid	Forest Chowkidar	1	06.03.2015
57.	Zaheer Ahmad	Attendant	1	07.09.2010

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی، سپیکر صاحبہ، میں نے جو تفصیل مانگی ہے انہوں نے تفصیل تو مجھے صحیح فراہم کی ہے لیکن اس میں جو بالخصوص کلاس فور کی پوسٹوں پر جن لوگوں کی یہ اپوائنٹمنٹس کی گئی ہیں، ڈرائیور کی پوسٹ پر، نائب قاصد کی پوسٹ پہ تو اس میں سپیکر صاحبہ، جو انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے لوگ اس کے اندر نہیں تھے کہ باہر سے لوگوں کو وہاں پہ بھیجا گیا ہے؟ تو اس پر یہ قلندر لودھی صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ایبٹ آباد میں جو مقامی پریس ہے انہوں نے ہمارے، ہم جتنے بھی ہیں، یہ نہیں کہ میں پی ایم ایل این سے تعلق رکھتا ہوں، جتنے ممبران اسمبلی ہیں ان کے خلاف ہیڈ لائن ہے، سرخیاں لگی ہیں ہمارے خلاف کہ جی ایبٹ آباد کی کلاس فور کی پوسٹوں پر ڈرائیور کی پوسٹوں پر چوکیدار کی پوسٹوں پر باہر سے لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کے اوپر کوئی ہمارے لوگوں کے زخموں کے اوپر مرہم رکھیں، کوئی ایسا اعلان کریں کہ ان لوگوں کو جو باہر سے بھرتی، بالخصوص میں سب انجینئر کی بات نہیں کرتا میں گریڈ 7 یا 8 یا اس کے اوپر کے لوگوں کی نہیں، لیکن کلاس فور کا Right جو ہے اس ضلع، میں نہیں کہتا کہ پی ایم ایل این کے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا لیکن وہاں پہ جس سیاسی جماعت سے یا اس علاقے کے لوگوں کا ضلع ایبٹ آباد سے تعلق ہونا چاہیئے تھا، وہاں پر ڈرائیور کی پوسٹوں پر یا نائب قاصد کی پوسٹ پر یا چوکیدار کی پوسٹ پر باہر سے صوبے سے لوگوں کو بھرتی کرنا یہ ناانصافی ہے اور اگر یہ اس کے اوپر کوئی ازالہ کر دیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو کمیٹی کو میں، میں یہ چاہونگا کہ کمیٹی کو ریفر کر دیں اور وہاں پہ کمیٹی میں یہ ساری چیزوں کو دیکھا جائے کہ جن جن لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اس ناانصافی کا ازالہ کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے اصولاً ان کی بات درست ہے کہ جو گریڈ پانچ سے نیچے پوسٹیں ہیں وہ ایبٹ آباد ضلع ہی سے لینے چاہئیں کیونکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ کلاس فور Within the district لیا جائے اور باہر سے نہ لیا جائے، لیکن جو گلیات ڈیویلپمنٹ ایکٹ ہے اس کے اندر ہزارہ ڈویژن لکھا گیا ہے تو ظاہر ہے یہ اس لحاظ سے Within ہزارہ تو Possibility موجود ہے، صوبے سے باہر تو یا صوبے کے اندر تو Possibility بالکل نہیں ہے وہ تو Illegal ہے اور جو تعلیمی پوسٹیں ہیں اس میں بھی Probably 16 and 17 اس کو Exclude کرتے ہوئے ہزارہ سے باہر لوگ نہیں لیے جا سکتے ہیں اس لئے اگر ممبر صاحب سمجھتے ہیں کہ کسی کو لیا گیا ہے اور ان قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہیں تو یا مجھے، میں ان کو بلاؤں یا کمیٹی کو ریفر کیا جائے کمیٹی میں G D A والوں کو بلایا جائے، ان کو ایک ایک سوال پہ اور میرا خیال ہے بہتر یہ رہے گا کہ آپ لوگوں سے تفصیلات مانگیں کہ کس بندے کو جو متعلقہ ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ سے یا ہزارہ ڈویژن سے باہر لیا گیا ہے یہ تفصیلات آپ کے ساتھ ہونی چاہیئے اور اگر کمیٹی میں آپ Thrash out کرنا چاہتے ہیں I have no objection on it، لیکن اگر آپ میرے لیول پر کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی آپ کی اپنی مرضی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی اس میں جو گارڈز بھرتی کیے گئے جی میں ہزارہ ڈویژن کی بات نہیں کرتا پشاور سے بھرتی کئے گئے، گارڈ جو چار گارڈ بھرتی کئے گئے ہیں یا چھ ہیں اس کی تفصیل مجھے جو، میں نے دیکھی ہے اور اسی طریقے سے جو اس میں چوکیدار ہیں، نائب قاصد ہیں یہ ہزارے سے باہر سے لوگوں کو رکھا گیا ہے، کمیٹی کو اگر ریفر کر دیں آپ تو کمیٹی میں اس کی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب وہ عنایت صاحب کہہ رہے ہیں کمیٹی کو، وہ کہہ رہے ہیں کمیٹی کو ریفر کر دیں، Is it the desire of the House that the۔

وزیر بلدیات: میرا تو خیال ہے کہ یہ ایبٹ آباد سے باہر بھی غلط ہے، کلاس فور ایبٹ آباد سے باہر بھی غلط ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تھینک یو جی، مہربانی۔

(تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Is it desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji Next one Bakht Baidar Sahib, Question No. 5313.

جناب بخت بیدار: شکریہ میڈم۔

وزیر بلدیات: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: انہوں نے تو دونوں کے بارے میں کہا لیکن اگر یہ سوال کو اس سوال کو Press کرنا چاہیں یا اس کو Take-up کرنا چاہتے ہیں تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ میرے علم کے مطابق میں آج جب پورا یہ سوال میں نے پڑھا ہے تو میرے علم کے مطابق جواب Incomplete ہے تو میں اپنے، میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں جو ہمارے ڈیویلپمنٹل اس کے حوالے سے ہے، میرا خیال ہے پوری تفصیل میں دوبارہ کسی وقت اگر مجھے موقع ملے گا، دیا جاتا ہے تو میں پیش کروں گا ڈیفر کیا جائے اگر Withdraw کرتے ہیں، انہوں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں Withdraw کرتا ہوں دونوں کوسچنز کو لیکن نہیں Withdraw کرتے ہیں تو میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ، یہ بخت بیدار صاحب کا کوسچن ہے؟

وزیر بلدیات: جی ہاں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انہوں نے تو ابھی کوسچن پڑھا بھی نہیں ہے۔

وزیر بلدیات: نہیں، مجھے پتہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ نے مجھے Confuse کر دیا ہے، میں کہہ رہی تھی شاید آپ نلوٹھا صاحب کے اس پہ، جی کوسچن نمبر 5313، ابھی تو پڑھینگے ناں جی۔

جناب بخت بیدار: یہ کوئسچن نمبر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5313 جی۔

* 5313 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی زیر نگرانی دیر اپر اور دیر لوئر میں اپریل اور مئی 2015 میں ٹینڈرز مشتہر کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو دیر اپر اور دیر لوئر میں اپریل اور مئی 2015 میں کتنے ٹینڈر و کن کن سکیموں کے لئے مشتہر ہوئے، نیز ان سکیموں/ٹینڈرز کے لئے کتنی رقم مہیا کی جاچکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سابقہ ڈسٹرکٹ کونسل دیر اپر، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن واڑی، ثمر باغ اور دیر کی سکیموں کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں، نیز تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن تیمر گرہ اور ادینزئی کے جوابات نفی میں ہیں۔

جناب بخت بیدار: 5313 ان کی جو پچھلی والی تھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه یو خو تاسو واپس واخستو کنه۔

جناب بخت بیدار: هغه مې واپس واخستو په دې بل باندې خبره زه کومه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آؤ آؤ یس دا دا دے۔

جناب بخت بیدار: په دې باندې خبره کومه په دیکښې مطلب دے د ویلج سیکرټریانو بهرتی شوې ده په دیکښې ډیرې زیاتې بې قاعدګانې شوی دی Already لکه په دیکښې انکوائری هم شوې ده زه دا وایم چې دا کمیټئ ته اولیږلې شې چې د انصاف تقاضې پوره شې چې د چا حق کیدو دوئ خو دا وئیل چې مونږ په این تی ایس باندې کړی دی خو په این تی ایس کښې چې کوم ګول مول کار کړے دے د هغې درته نه شم وئیلې نو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے اس پہ ان کی انفارمیشن کے لئے بتادوں کہ اس پہ ڈیٹیل انکوائری ہو چکی ہے اور وہ نیب نے کر دی ہے، نیب نے اپنی فائنڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہیں اور نیب کے من و عن جس قسم کے ان کی فائنڈنگ تھیں ان کو Implement کیا گیا ہے، تو اگر یہ آگے مطلب اس سے آگے بھی چاہتے ہیں کہ کمیٹی کے اندر اس کو دیکھا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں رہے گا لیکن عملاً یہ نیب نے اس پہ انکوائری کی ہے نیب کی انکوائری کے نتیجے میں جن بندوں کی نشاندہی کی گئی تھی کہ یہ یہ لوگ جو ہیں یہ غلط طریقے سے بھرتی ہوئے ہیں ان کو Terminate کر دیا گیا ہے اور نیب کی انکوائری کو Implement کیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: میډم صاحبې! خبره دا ده چې نیب څه مطلق العنان خلق نه دے، مونږ دا اسمبلی، دا ممبران به، کمیټئ ته دا سوال ریفر شي په دیکښې د کلاس فور هم مسئله ده، دوئ پکښې بیا غلطیانې کړې دی دیکښې لکه د سیکرټریانو هم مسئله ده، د دوارہ خبره مطلب دے چې کمیټئ ته د ریفر شی هلته کښې جانچ پړتال اوشی ولې دے ډراویږی چې کوم سوال د کمیټی د نه تلو ټائم نه وو او۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ده اوونیل چې دیکښېImplementationشوے دے، لاړ د شی کمیټئ ته۔

جناب بخت بیدار: شکریه جی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji next one, Jafar Shah Sahib, not present, it lapses.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5262 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 16-2015 کی اے ڈی پی میں PK-85 کالام تا گجر گبرال روڈ کی بحالی کے لئے پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 17-2016 کی اے ڈی پی میں مذکورہ روڈ کی لاگت کو بڑھا کر 43 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے جبکہ فزیبلٹی کے لئے صرف پچاس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ روڈ کی دوبارہ فزیبلٹی کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی اور اتنی خطیر رقم دوبارہ خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے، نیز سال 16-2015 کی مختص شدہ رقم مبلغ پانچ کروڑ روپے سال 17-2016 میں کیوں غائب ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، مگر مذکورہ روڈ پر تخمینہ زیادہ آرہا تھا جس کی وجہ سے صوبائی حکومت سے استدعا کی گئی کہ روڈ کی لاگت کو بڑھایا جائے جسے حکومت نے منظور فرمایا۔

(ب) جی ہاں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا مذکورہ روڈ کی لاگت کو چالیس کروڑ روپے تک بڑھا دیا گیا ہے جب کہ بیس ملین روپے (Consultancy, feasibility and supervision) کے لئے رکھے گئے ہیں۔

(ج) چونکہ مذکورہ سکیم کے لئے پہلی بار رقم فزیبلٹی کے لئے مقرر کی گئی ہے اور گزشتہ سال کی مختص شدہ رقم محکمہ ہذا کو ریلیز نہیں کی گئی اس لئے کوئی فنڈ غائب نہیں ہوئے ہیں اور ابھی سکیم کی منظوری بمورخہ 3-11-2016 کو پی ڈی ڈبلیو پی میں 414.267 ملین کے لئے دی ہے۔

5267 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کالام تا گجر گبرال روڈ کی تعمیر/بحالی کے لئے 43 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، جس میں بیس کروڑ روپے رواں سال خرچ کئے جائیں گے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کب جاری کئے جائیں گے اور اس پر باقاعدہ کام کب شروع کیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی نہیں، بلکہ سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کالام تا گجر گبرال کی تعمیر/بحالی کے لئے صوبائی حکومت نے 41 کروڑ 42 لاکھ 67

ہزار روپے کا PC-1/Detailed cost estimate کی منظوری دے دی ہے، جب کہ اس سال کی 20 کی Allocation نہیں صرف دو کروڑ ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ پر باقاعدہ کام جون 2017 میں شروع کیا گیا ہے۔

5317 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں ریگی للمہ ہاؤسنگ سکیم کا اجراء کیا گیا، جس پر لوگوں نے پلاٹوں کی خرید و فروخت پر کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جوابات اثبات میں ہو تو مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کس مرحلے سے گزر رہی ہے، کتنے پلاٹ الاٹ کئے جا چکے ہیں اور ان کی لاگت کتنی ہے، نیز حکومت نے مذکورہ سکیم میں کیا ترقیاتی کام کئے ہیں اور آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ریگی للمہ ہاؤسنگ سکیم میں کل پانچ زون ہیں اور (22650) پلاٹس مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو الاٹ کئے جا چکے ہیں، جس کی سرکاری قیمت تقریباً 4 ارب روپے بنتی ہے، تاہم زون ایک دو اور زون پانچ میں کوکی خیل قبائل قابض ہیں، اس کے لئے ایک کیس/رٹ پٹیشن نمبر C.M No.924/11 COC No. 148-P/12 CM No. 450/12 W.P. No. 1340/2010 SUO MOTO پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے، اس کے علاوہ ایک جوڈیشل کمیشن بھی تشکیل دیا گیا تھا جس کا کوکی خیل قبائل نے بائیکاٹ کر دیا، زون تین اور زون چار میں سڑکیں، نکاسی آب، پینے کا پانی اور بجلی کے انتظامات مکمل ہیں لوگ قبضہ حاصل کر کے گھر بنا رہے ہیں، سوئی گیس پہنچانے کے لئے محکمہ کو 1 ارب 20 کروڑ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے سوئی گیس کی سہولت اگلے تین ماہ تک مہیا کر دی جائے گی، اگلے بجٹ میں مختلف ترقیاتی کاموں کے لئے رقم بھی مہیا کی جا رہی ہے۔

5327 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2014 اور 2015 میں ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ دیا گیا ہے جو کہ ایک فارمولہ کے تحت تقسیم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے جن جن اضلاع کو مذکورہ فنڈ دیا گیا ہے، فنڈ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز زیادہ فنڈ کس ضلع کو اور سب سے کم فنڈ کس ضلع کو دیا گیا، کم دینے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا کے 25 اضلاع کو سال 15-2014 میں محکمہ خزانہ سے PFC Award کے مطابق جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں، اضلاع کو فنڈز کی فراہمی میں کمی بیشی PFC Award میں اضلاع کی درجہ بندی پر منحصر ہے۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: These are some leave applications: Azam Khan Durani, Alhaaj Saleh Muhammad Khan, Alhaaj Ibrar Husain, Sardar Zahoor Ahmad, Jamshed Khan, Anwar Hayat Khan, Fazl-e-Hakeem, Saleem Khan. Is it desire of the house that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Leave is granted, okay.

محترمہ نجمہ شاہین: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن کے بعد آپ، کال اٹینشن کے بعد، Sorry Privilege motion ہے، Item No. 5, Privilege motion, Noor Saleem Malik Sahib۔

مسئلہ استحقاق

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، لکی مروت میں ڈگری کالج کی تعمیر کے لئے میں پچھلے چار سالوں سے تگ ودو کر رہا ہوں لیکن محکمہ نے جو جگہ کالج کے لئے پسند کی ہے وہ زمین لوگوں سے خریدی جائے گی اور وہ جگہ کالج کے لئے غیر موزوں بھی ہے جب کہ میں نے کالج کے لئے فری زمین دینے کی پیشکش کی ہے اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اپنے ڈائریکٹیو میں لکھا ہے کہ رقم کیوں خرچ کی جارہی ہے؟ جبکہ فری زمین دستیاب ہے، بعد آزاں سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے مذکورہ مسئلے کے حل کے لئے نوٹس دیا اور قائمہ کمیٹی نے دونوں مقامات کا دورہ کیا اور مفت فراہم کرنے والی جگہ کو موزوں قرار

دیااور وہ رپورٹ اسمبلی سے متفقہ پاس کی گئی لیکن محکمہ کے سیکرٹری اور چیف پلاننگ آفیسر کے بلاوجہ اعتراضات سے مذکورہ کالج کی تعمیر کے لئے جگہ کا تعین تاحال نہ ہو سکا جس سے میرے علاقے میں میری شہرت کو اور علاقے کے لوگوں کو نقصان پہنچ رہا ہے، رپورٹ پر گزشتہ تین ماہ سے عمل درآمد نہیں کیا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میڈم سپیکر، 2011 کی اے ڈی پی کی سکیم گورنمنٹ ڈگری کالج لکی مروت جو کہ تاحال تعمیر نہیں ہو سکا اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ میں کچھ لوگ ہیں ان کے ویسٹڈ انٹرسٹ ہیں، جو نہیں چاہتے کہ یہ کالج وہاں تعمیر ہو اور اگر تعمیر ہو تو پھر ان کے جو انٹرسٹ ہیں وہ مکمل پورے ہوں، پچھلی لاسٹ گورنمنٹ کا یہ کیس تھا، نہیں ہوا میں جب آیا میرے حلقے میں تھا تو میں پچھلے چار سالوں سے اس کے لئے کوشش کر رہا ہوں، جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لئے آٹھ نو دفعہ ڈائریکشن دی ہیں ڈیپارٹمنٹ کو کہ یہ کالج جلد سے جلد تعمیر کیا جائے اور وہاں تعمیر کیا جائے جہاں پر اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے، لیکن محکمہ ایک ایسی جگہ پر تعمیر کرنا چاہتا ہے جہاں پر وہ سترہ ہزار میں سترہ ہزار فی کنال زمین خرید کر حکومت کو ساڑھے چار لاکھ روپے پر دے، اس کی میں مخالفت کر رہا تھا، میڈم سپیکر، یہ میرے پاس وہ تمام سی ایم کے ڈائریکٹوز موجود ہیں جس میں انہوں نے واضح طور پر ہدایت دی ہے محکمے کو کہ وہاں پر تعمیر کی جائے، میڈم، میں ایسی جگہ کالج کی تعمیر چاہتا ہوں جہاں پر اس حلقے کے اس Backward area کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے، اس سلسلے میں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن جو کہ گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے انھوں نے بھی Favour کیا ہے کہ اس جگہ پر تعمیر کیا جائے جہاں پر فیڈنگ سکول زیادہ ہوں جس کے Distances کم ہوں اور وہاں پر یہ کالج تعمیر ہو، لیکن حیرت کی بات ہے بلکہ افسوس کی بات ہے کہ محکمے کے کچھ افسران اتنے طاقتور ہیں جو کہ نہ اس صوبے کہ وزیر اعلیٰ کو مانتے ہیں اور نہ ہی اس اسمبلی کو کوئی اہمیت دیتے ہیں، اس اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس جگہ کا وزٹ کیا، انھوں نے اپنی رپورٹ Submit کی، رپورٹ میں Clearly recommend کیا گیا ہے کہ جو جگہ میں بتا رہا ہوں وہاں پہ ہونا چاہیئے اور اس رپورٹ کو اس اگسٹ ہاؤس نے Unanimously adopt کیا ہے، For last four months ابھی تک جو ہے نا اس پر کوئی کام نہیں رہا ہے اور ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہے ہیں، وہ اتنے طاقتور ہیں کہ وہ نہ تو اس اسمبلی کو مانتے

ہیں نہ ہی اس حکومت کے چیف ایگزیکٹیو کو مانتے ہیں تو میڈم، میرے پاس اور کوئی ہتھیار نہیں ہے کہ میں، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہاں تشدد ہو وہاں پہ لوگ نکلیں روڈ بند ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کا پر امن طریقے سے حل نکلے اور ان لوگوں کو ایسا موقع نہ دیا جائے، ابھی منسٹر صاحب کچھ دیر پہلے کہہ رہے تھے کہ پروٹوکول کا کوئی ایسا مجھے اس کی معلومات نہیں تھیں پہلے کہ ہم بھی اپنے جھنڈے لگا سکتے ہیں اور سائرن بجا سکتے ہیں، ہم تو سمجھتے رہے ہمیں پولیس روک لے گی کہ بھئی تم کس حیثیت میں لگا رہے ہو؟اب منسٹر صاحب نے واضح کیا، لیکن بدقسمتی سے اس حکومت کے دوران بیوروکریسی اور ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں وہ اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ وہ کسی بھی چیز کو اہمیت نہیں دیتے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ سی ایم صاحب بار بار کہہ رہے ہیں پھر بھی نہیں ہو رہا، اسمبلی کہہ رہی ہے پھر بھی نہیں ہو رہا اور اس کے بعد تو ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ پھر ہم یا تو مجھے نہیں معلوم کہ کیا ایسا عمل کیا جائے کہ یہ مسئلہ حل ہو، لیکن میرے لوگ اس سے بہت زیادہ Affect ہو رہے ہیں، ان کی یہ ضرورت ہے، پیسے موجود ہیں، لیکن ہمارا علاقہ ڈگری کالج سے محروم ہے تو لہذا، میڈم سپیکر، اس کو پریولج موشن کو کمیٹی میں بھیجا جائے، تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، مشتاق غنی صاحب تو نہیں ہیں I would like someone from the Government to answer، عنایت صاحب یا اکبر ایوب صاحب، اگر نہیں ہیں تو پھر میں کمیٹی، ہاں جی، اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، یہ میرے بھائی جو سلیم خان نے جو پریولج موشن دی ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں، اس کو آپ پریولج کمیٹی میں بھیجیں لیکن مجھے تو یہ زیادہ کوئی ٹیکنکل ایشو نظر آتا ہے، پریولج اس میں ہونے کے ہمیں اعتراض کوئی نہیں ہے، اگر آپ بھیجتی ہیں، بے شک بھیج دیں، لیکن اگر منسٹر صاحب آج موجود نہیں ہیں اس کا کالج بنانے کا، آپ بھیج دیں بھیج دیں، ویسے میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ آئیں، ہم جا کے ایک جوائنٹ میٹنگ کریں گے سیکریٹری ہائر ایجوکیشن سے اور سی اینڈ ڈبلیو سے اور ہم ان شاءاللہ مسئلہ آپ کو حل کرا کے دینگے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، مولانا صاحب بہت دنوں کے بعد جی مولانا صاحب، لطف الرحمن صاحب جی۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ۔ میں چاہتا ہوں کہ جب اتنے ڈائریکٹوز اور اس کی بات کی اور کالج اگر 2011 سے منظور ہے اور اب تک وہ بنایا نہیں جا رہا تو تعلیم کیسے وہاں کے لوگ حاصل کریں گے؟ جو ان کی ضرورت ہے جب تقریباً کوئی ایک چھ سات سال ہونے کو ہیں اگر وہ کالج نہیں بن رہا تو پھر وہاں کے لوگ تعلیم کیسے حاصل کریں گے؟ وہ جو ایجوکیشن کا ایجنڈا ہے وہ تعلیم آپ کیسے دے پائیں گے جس کا آپ اپنے آپ کا جو پورا الیکشن کا، الیکشن کا جو بنیادی وہ منشور تھا آپ کا تو وہ کیسے پورا ہو گا؟ اور یہ کمیٹی کو جانا چاہیئے تا کہ اس کا کوئی حل نکلے، تو کمیٹی کو Must جائے تا کہ اس پہ تفصیلاً بحث ہو سکے، اگر محکمے کا کوئی مسئلہ ہے وہ بھی سامنے آجائے گا اگر لوگوں کے حوالے سے مسئلہ ہے تو وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Ji, call attention, this is Item No. 7: Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 1241.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، میڈم سپیکر، "میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ ضلع پشاور میں جاوید آباد اور گلشن آباد کے مقام پر تقریباً دو سال پہلے حکومت نے سڑکوں کی پختگی کی منظوری دی تھی، جس پر ٹھیکیدار نے بہت محتاط انداز میں کام کا آغاز کر کے جاوید آباد کی سڑک مکمل کی ہے، لیکن گلشن آباد کی سڑک ابھی تک نامکمل ہے جو کہ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہے اور مذکورہ سڑک پر کام کی بندش کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور کسی بھی وقت امن و امان کا مسئلہ بن سکتا ہے، لہذا علاقے کی عوام کی مشکلات کے پیش نظر جاوید آباد کی نامکمل سڑک کی دوبارہ تعمیر اور پختہ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں تا کہ عوام کی مشکلات کم ہو سکیں"، میڈم سپیکر صاحبہ، Let me clear کہ میں گلشن رحمان کالونی کی بات نہیں کر رہی، I am

talking about Gulshan Abad، جو گلشن رحمان کالونی کے Opposite ہے اور جو سرکاری ملازمین ہیں وہ اسی راستے سے گزرتے ہیں، اس روڈ کو۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم، دو سال پہلے جب ایک سڑک کمپلیٹ ہوئی اور دوسری نہیں ہوئی، ٹھیکیدار سے اس کا بھی پوچھنا چاہئیے کہ دو سال میں یہ دوسرا روڈ انہوں نے کمپلیٹ کیوں نہیں کیا، میڈم، اس کو اس روڈ کو توڑ پھوڑ کر اس میں کنسٹرکشن مٹیریل ڈال کے اسی طرح چھوڑ دیا گیا ہے، انہیں پتھروں پر گاڑیاں چل کے آتی ہیں تو وہ پھر تو منسٹر صاحب کوئی جواب دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ میڈم سپیکر، میڈم سپیکر، یہ جب کال اٹینشن نوٹس ملا تو میں نے اپ ڈیٹس لیں ہیں، اس روڈ کے بارے میں مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ آپ Undertaking دے دیں کہ گلشن آباد روڈ Within the week اس کو Asphalt کر دیا جائے گا، میڈم سپیکر، یہ تقریباً Hundred million کی سکیم ہے، اس کے پانچ Different roads ہیں، اور جو انہوں نے کہا ابھی تک کیوں، Basically میڈم فنڈنگ کا پرابلم ہے، فنڈنگ نہیں ہے، فنڈنگ ہو تو ہم یہ تمام کے تمام روڈز دو مہینوں میں کر کے دے سکتے ہیں، لیکن جو ان کا گلشن آباد روڈ ہے یہ Within a week ان شاءاللہ ہم آپ کو ریڈی کر کے دے دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عظمیٰ بی بی، Within a week ready کر کے دے دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم، میں ایک Suggestion دینا چاہوں گی، جس طرح ہم کو کُسچن پہلے کرتے ہیں منسٹر تیار ہو کے آتے ہیں اس طرح ہماری کال اٹینشن اور پریولج موشنز پر بھی اگر پہلے سے منسٹر کے جواب Uploaded ہوں، ہمارے ساتھ ایجنڈا میں تو ہم Clear situation ان کو بتا سکیں گے، میرا نہیں خیال میڈم، جو دو سال میں ایک روڈ نہیں بنا وہ ایک ہفتے میں بن جائے گا، فنڈز کہاں سے آئیں گے، کیسے بنے

گا؟ تو میڈم، اگر منسٹر ایشورنس دیتے ہیں تو ٹھیک ہے میڈم، We can wait for week also، اگر دو سال انتظار کر سکتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Thank you very much but I am told by کہ یہ رول میں گنجائش نہیں ہے، وہ پہلے سے دیا جائے کال اٹینشن کا نہیں ہے، جی جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی میڈم، ایک ہفتے میں بن جائے گا، اگر کہہ رہے ہیں ادھر ہاؤس میں فلور پہ ان شاءاللہ بن جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، Thanks، وہ Agree کر گئی ہیں، جی افکاری صاحب۔

جناب اعزاز الملک: میڈم، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ یہ کال اٹینشن پہ آپ کہہ رہے ہیں، نہیں کال اٹینشن پہ، سوری یہ آپ کال اٹینشن بھیج رہے ہیں؟

جناب اعزاز الملک: نہیں یہ توجہ دلاؤ ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ توجہ دلاؤ تو۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: نہیں نہیں، ایک ضروری، ضروری خبره ده د دې موقعې سره مناسب ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د مونږ د پاره وایئ او د مونږ زه بالکل دغه کومه۔

جناب اعزاز الملک: اؤ جی، اؤجی، نه نه مونږ نه ده مونږ خو ئے هسې هم هغې بله ورځ وئیلي وه، مونږ خبره خو مي هغې بله ورځ کړي وه چې بانګ کیږی وقفه کوئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغې زه Follow کومه ان شاء الله بس دوه دغه پاتې دی، جی۔

جناب اعزاز الملک: زه دا یو خبره کومه جی، دے منسټر صاحب، منسټر صاحب خبره اوکړه په دې جولائی کښې جی ما هغې بله ورځ هم په فلور دا خبره کړي وه چې زمونږ د بعضي حلقو سره زیاتي کیږی په دې جولائی په میاشت کښې فنانس ډیپارټمنټ Ongoing سکیمونو ته پچاس پرسنټ ریلیز کړے وو، سی اینډ ډبلیو

ته د روډ سیکټر کښې، سی اینډ ډبلیو والا پینټیس پرسنټ ریلیز اوکړو سکیمونو ته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اعزازالملک افکاری صاحب I am sorry کنه په دي زه دغه نه شم اخستي په کال اټینشن Sorry, legally I can't دا به تاسو کوئسچن راؤړئ۔ Next call attention معراج همایون بی بی، معراج همایون بی بی، I am sorry تاسو به کوئسچن راوړئی زه بس کال اټینشن راؤړئ، معراج همایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، تهینک یو ویری مچ، میډم ډیره مهربانی، میډم، دا کال اټینشن جی 1261 زما کال اټینشن دے۔

میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ شہروں اور گاؤں میں جگہ جگہ پر خود ساختہ سپیڈ بریکر زبنائے جاتے ہیں جن سے اکثر حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں اور ٹریفک جام ہونے کا بڑا ذریعہ بھی بنتے ہیں، لہذا اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

میډم، دا ډیره سیریس مسئله ده، ډیره سیریس مسئله ده، بالکل Out of control شوي ده هر یو خپل کور مخي ته سپیډ بریکر جوړوی او د هغې سائز پته نه لږی څوک دومره دنګ جوړ کړی څوک ئے دومره جوړ کړی څوک ئے دومره پلن کړی څوک ئے دومره پلن کړی، نو هغې چې بنده پریوځی نو دا ملا بالکل ما ته شی چې هغې جمپس وی ټول وختي ښکته بره کیږی بنده، او دا خارونو کښې هم ډیره مسئله ده، په کلو کښې هم ډیره زیاته مسئله ده، کلی کښې خو هغې تنګ تنګ سړکونه دی نو هغې کښې خو بیا ډیره زیاته مسئله شی چې بنده پکښې اونښلی، او ټریفک 'جامز' وی، اوس هغې چې کوم مونږه پینځلس منټو کښې به رسیدو نو هغې پینځلس منټه لار چې دے نو اوس هغې د یو ګهنټې لار شوه، مونږه ته، نو دا ډیر اهم دغه دے خبر نه یم چې حکومت ولي دغه شان پریښنودے دے بالکل آؤټ آف هغه ئے کړی دی، هیڅ کنټرول ئے نه کوی، د دي خو څه لاز څه رولز ریګولیشنز خو به وی کنه؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی، میڈم سپیکر، بہت اچھا سوال میڈم نے آج کال اٹینشن نوٹس دیا ہے، یہ واقعی ایک Hazard بھی ہے، میڈم سپیکر، اس کے دو Aspects ہیں، ایک تو یہ روڈز پہ Hazard بھی ہے اور دوسری طرف میڈم سپیکر، جو اوور سپیڈنگ گاڑیوں والے یا موٹر بائیکس والے کرتے ہیں، لوگوں کی زندگیاں بھی اس سے بچتی ہیں میڈم سپیکر، ہمارے سی اینڈ ڈبلیو کے روڈز پہ ہم کوئی بھی سپیڈ بریکر قانون کے مطابق اجازت نہیں دیتے ہیں لیکن بہت سی جگہوں پہ جب کام ہو رہا ہوتا ہے تو ایسے سکولز ہیں، مسجدیں ہیں، بالکل آبادی جہاں روڈ کے اوپر ہے بچے روڈ پہ بھاگتے ہیں، وہاں لوگ Agitate کرتے ہیں، مجبوراً ہمیں سپیڈ بریکرز بنانے پڑتے ہیں اور جہاں ہم نہیں بناتے لوگ زبردستی کچے سپیڈ بریکرز بنادیتے ہیں، تو میڈم سپیکر، اس میں جو قانون ہے قانون میرا خیال ہے کوئی ساٹھ ستر سال پرانا قانون ہے، قانون یہ ہے کہ گورنر کے پی کے کے علاوہ کوئی بھی سپیڈ بریکر بنانے کی اجازت نہیں دے سکتا، یہ قانون ہے اس صوبے میں، تو میں Suggest یہ کروں گا کہ ایک اس میں ضروری ہے، کیونکہ میڈم، جب ہمیں ایڈمنسٹریشن کی ضرورت پڑتی ہے، ابھی ایڈمنسٹریشن اور اتنے زیادہ کام ہوتے ہیں کہ ان کے کہ وہ ہمیں بالکل اس میں ٹائم نہیں دے سکتے، کوئی اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی ایک کمیٹی اگر بن جائے میڈم سپیکر، اور مشورے کے ساتھ اس کے اوپر کوئی قانون سازی کی جائے، جس میں لوکل ایڈمنسٹریشن کو بھی پابند کیا جائے تاکہ وہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ وہ بھی مل کے اس چیز کے اوپر کوئی چیک رکھیں، جہاں ضرورت ہے وہاں بنائیں بھی اور اگر بنائیں بھی تو ایک پراپر ڈیزائین کے ساتھ بنائیں So that they are speed breakers not car breakers اور لوگوں کی جان کی حفاظت بھی ہو اور پرابلم بھی نہ بنے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم ډیره مهربانی، منسٹر صاحب کی بہت بہت مہربانی کہہ رہے ہیں کہ ہاں جی یہ مسئلہ ہے، آپ نے بھی نوٹس کیا ہے لیکن شاید اس پر آپ نے ایکشن نہیں لیا اور اگر قانون ایک موجود ہے، چاہے وہ ستر سالہ ہو، سو سال پرانا ہو تو اس قانون کو آگے لانا چاہیئے نا تو ایک وارننگ تو دے سکتے ہیں ہم کہ Immediately یہ سٹاپ ہو جائے، کیونکہ بالکل Out of control ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، سوری آپ نے سنا نہیں، وہ کہتے ہیں Only the Governor can do that، صرف گورنر صاحب کے آرڈر پہ یہ بن سکتے ہیں یا ٹوٹ سکتے ہیں لیکن Remove it تو Like وہ کہتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنائیں اپوزیشن اور اس کو Solve کریں ان کی Suggestion یہ ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم، ان کا بھی اچھا آئیڈیا ہے اگر کمیٹی بن رہی ہے، لیکن اگر گورنر کی جو بات آرہی ہے گورنر کا جو Mention ہے تو اس وقت گورنر ہوگا، اس وقت یہ پولیٹیکل نہیں ہوگا ہمارا سسٹم آف گورنرز مختلف ہوگا تو اب وہ قانون کو پڑھنا چاہیئے کہ وہ کیا قانون تھا اور اس کو ہم کیسے Update کریں؟ تو صرف وہ ڈیپارٹمنٹ تو یہ کر سکتا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، ان کا Point valid ہے Can you look into the matter?.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی بالکل، بالکل Point valid ہے، میڈم، جب میں نے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ڈسکس کیا تو ڈیپارٹمنٹ کی بھی Suggestion یہی تھی کہ اس کے اوپر جی آپ کوئی قانون سازی کریں، ہم بالکل جہاں غلط بناتے ہیں ہم ایکشن بھی لیتے ہیں، ہم توڑ کے آتے ہیں سپیڈ بریکر پانچ دن بعد پھر سے وہاں سپیڈ بریکر مٹی کا بنا ہوتا ہے، پتھر ڈال کر اوپر مٹی ڈال دیتے ہیں میڈم۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: تو میڈم، ہمارے پاس سٹاف کا بھی پرابلم ہے، ڈیپارٹمنٹ کے پاس پہلے ہمارے پاس روڈ Gangs ہوتی تھیں۔

Madam Deputy Speaker: What do you suggest?

وزیر مواصلات و تعمیرات: I suggest we should do، اس کے اوپر ہم کوئی نیا قانون لائیں، I suggest we should make a committee of the opposition، اور اس کو مشاورت کے ساتھ We should make some new law over the speed breakers, Madam Speaker.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میډم، جی دا ډیر سیریس دے، دا سې Lightly نه دی اخستل پکار منسټر صاحب سره بالکل خو ډیپارټمنټ د هغه اوکړی څکه دا د دے

سړکونو دا مسئله دا بمپرز او دا او يو سړک مات کړی اوس نن په دې يونيورسټی روډ باندې دومره دا دلته کبنې په ورسک روډ باندې دې روضة الاطفام مخې ته سړک مات شوے دے نو هغې دا اچها صحيح ده۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: تھینک یو میڈم، میڈم، منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ یہ گورنر صاحب Allow کر سکتے ہیں اور وہ خود مان بھی رہے ہیں کہ روڈ جو ہے ورکس اینڈ سروسز کا ہے، مالک یہ ہیں تو اس پہ سپیڈ بریکر کوئی بنائے گا اپنے روڈ کے لئے مسجدیں تو شہید کر رہے ہیں، گھر بھی مسمار کر رہے ہیں، دکانیں بھی مسمار کر رہے ہیں تو یہ ایک جمپ کو ہٹانا کونسی کوئی مشکل بات ہے؟ اس کے لئے اگر جو بندہ Violation کرتا ہے اس کے خلاف ایف آئی آر ہونی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی میڈم، پہلے جب یہ لاء تھا، جب گورنر صاحب کا تھا تو May be اس وقت اتنے زیادہ روڈز بھی نہیں تھے، صوبے میں ابھی ہزاروں کی تعداد میں کلومیٹرز ہیں تو میں اس لئے New law کا کہہ رہا ہوں کہ اس میں کوئی چیک اینڈ بیلنس ہو اور اگر کوئی سپیڈ بریکر کوئی آبادی بنانا بھی چاہتی ہے تو، They should apply to some authority, proper authority، جس کی اجازت دی جائے اور ایک سسٹم کے تحت بنے اگر کمیٹی نہیں بنانا چاہتے تو ہم ڈیپارٹمنٹلی ایک لاء بنا کے اسمبلی میں ہم پیش کر دیں گے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: That's what they want.

<u>Minister for Communication & Works</u>: That's we will do that, No problem.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ ہاں، That's what they want کہ آپ بنائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: We'll do that، ہم بنالیں گے۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, Mehraj Bibi, He has taken up the responsibility now.

محترمہ معراج ہمایون خان: اگر یہ کہتے ہیں کہ میں پرائیوٹ ممبر ڈے پہ لے آؤں اور وہ پیش ہو جائے، لیکن ہونا چاہیئے، ایک ہونا چاہیئے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: Ji, Mehraj Bibi, For the time being he has taken up the responsibility, let see what he does، (مداخلت) نہ، جی، محمد علی آپ کا کوئسچن تھااور پھر جوہے سردار صاحب کا، محمد علی کے بعد آپ کا، Rules relax کرناپڑے گامجھے۔

جناب محمد علی: شکریه میډم سپیکر، زه به ستاسو توجه غواړم میډم سپیکر او د دې ممبرانو توجه به هم غواړمه، یو مسئله ده هغې د غونډ کے پی ده، هغې نه زما د حلقې نه ده دا د 124 ایم پی ایز یو مسئله ده، 17-2016 کبنې چې کوم چیف منسټر ډائریکیټو وو، District Development initiatives priority project، او 17-2016 Special package، Ongoing سکیمونه دی په جون کبنې د فنډ د پوره استعمالیدو، د نه استعمالیدو د وجې هغې فنډونه Laps شوی وو، د هغې فنډونو دوباره د Revival د پاره څلورمه میاشت ده په جون کبنې بجټ پیش شوے دے جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر څلور میاشتې اوشوې لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ نه فنانس ته کیس ځی، چونکه فنانس ته به دا ځی سی ایس ته د سی ایس نه به ځی دا سی ایم ته، چیف منسټر صاحب به د دې سمری Approval ورکوی د Revival د پاره چې د دې پینځویشت وانړو ضلعو د 124ایم پی ایز چې کوم سکیمونه ټینډر شوی دی، Ongoing دی کارونه پرې روان دی چې د هغې فنډ واپس Revival اوشی، بد قسمتی دا ده میډم، چې زه همیشه د پاره په دې اسمبلئ کبنې دا خبره کوم چې ولې په دې حکومت کبنې اسمبلی او حکومت بې اختیاره دے، او بیوروکریسی هغې بااختیاره دے؟ اوس یو Observation فنانس ډیپارټمنټ بیا لگولې دے د ټولو ډی سیز نه دا تپوس کوی چې دا فنډ تاسو نه ولې Laps شوے دے؟ آیا دا سیکرټری فنانس ته پته نشته چې دا فنډ Laps کیږی هم په دې وجه باندې چې فنډ استعمال نشو اوس پینځویشت ضلعو د یو ضلعې ډی سی به جواب رالیږی دوه ورځې بعد د بل ضلعې ډی سی به جواب رالیږی، لس ورځې بعد بل به رالیږی، میاشت بعد دوه میاشتې بعد به د ټولو ډی سی گانو دا جوابونه راشی، بیا به پرې فنانس بل Observation اولگوی چې په دیکبنې اوس دا دا کمے دے، زمونږ د حکومت شپږ میاشستې Tenure به ختم شې، دا د دې ټولو ایم پی ایز دا یو مسئله ده چې زمونږه فنډونو کبنې سکیمونو

کښې فنډ نشته او فنانس چې دے نو هغې ټال مټول او Delaying tactics کوی، دا د دې غونډ ایوان سره مذاق دے، د دې 124 ایم پی ایز سره مذاق دے، دا په نو تاریخ باندې بیا Observation لوکل ګورنمنټ دے چې ډی سیز نه د رپورټونه نو برائے مهربانی میډم، تاسو په دیکښې رولنګ ورکړئ بنه په سختئ سره دا ډیپارټمنټ تاسو پابند کړئ چې تاسو ولې دا حکومت مفلوجه کوئ، ولې د دې 124 ایم پی ایز دا فنډونه تاسو 'فریز' کړی دی؟ او دا ډیویلپمنټل کارونو باندې کار ولاړ دے میډم۔

(تالیاں)

نوابزادہ ولی محمد خان: میډم، میډم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نوابزاده صاحب، ته ما هیڅ چرې ټائم نه دے ورکړے نوابزاده صاحب، بیا به تاسو جی مولانا صاحب مخکښې She is, he is the senior، جی مولانا لطف الرحمان صاحب۔

نوابزادہ ولی محمد خان: میډم سپیکر، زما خو مخکښې عظمیٰ خان یو توجه دلاؤ نوټس راوستے وو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نوابزاده صاحب، لطف الرحمان صاحب ولاړ دے And he is the leader of the opposition، چې هغې مخکښې اووائی بیا تا ته۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر صاحبہ، سپیکر صاحبہ، مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ اجلاس کس لئے بلایا گیا ہے؟ سامنے کوئی ہے نہیں، آخر یہ ہمارے ممبران یہ جو اپوزیشن اتنی بیٹھی ہوئی ہے وہ اگر کوئی کوسچن کر بھی رہی ہے تو آگے سے جواب کس نے دینا ہے، آپ ذرا نظر دوڑائیں کوئی ہے؟ (تالیاں) کوئی کسی ڈیپارٹمنٹ کا کوئی منسٹر جو Responsible ہو، وہ کوئی جواب دے سکے تو کس نے جواب دینا ہے؟ اسمبلی کا اجلاس آپ نے جاری رکھا ہوا ہے تو میرے خیال میں تو اجلاس ختم کر دینا چاہئیے، کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اس اجلاس کرنے کی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی زه د لاء یو دغه ته راځمه هغې لږ منسټر، آپ جی، Minister for law to please, Imtiaz Sahib.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): آئٹم نمبر؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 8۔

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی کی اصولوں کے مشاہدات اوران پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ برائے سال 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minster lay the Report on the Observance and Implementation of Principle of Policy in Relation to the Affairs in the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2015 in the House.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Yeah, it stands laid، اور منسٹر صاحب، آپ نے جانا نہیں ہے، پلیز یہ میں نے آپ کا پہلے کر دیا، لیکن You have to stay because there is no other Minister، جی سردار صاحب، سردار صاحب پہلے آپ Rule کی Suspension کا کہیں، سردار حسین صاحب کا مائیک آن کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Sardar Hussain: Madam Speaker, I request for the suspension of rule 124 under 240.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, Minister to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Yes, carry on.

قراردادیں

جناب سردار حسین: میڈم، اس قرارداد میں میرے ساتھ حکومت کے مشتاق غنی صاحب ہیں، امتیاز شاہد قریشی صاحب نے دستخط کیا ہے، عبدالمنعیم صاحب نے کئے ہیں، جماعت اسلامی کے اعزاز الملک، سید گل، اے این پی کے جعفر شاہ اور فخر اعظم، صاحبزادہ ثناءاللہ وغیرہ ممبران نے دستخط کئے ہیں کہ "PK-90 میں واحد پاور ہاؤس ریشون ہائیڈل پاور سٹیشن جو کہ چار میگاواٹ کا تھا اور جرمن حکومت کے تعاون سے تیار ہو کر پیڈو کی زیر نگرانی کام کر رہا تھا، 2015 کے سیلاب سے شدید متاثر ہوا اور اکیس ہزار صارفین 2015

سے اب تک اندھیرے میں رہ رہے ہیں، محکمہ نے ابھی تک بحالی کا کوئی کام شروع نہیں کیا ہے، لوگ شدید مشکلات سے دوچار ہیں، اب وفاقی حکومت کی فنڈنگ سے محکمہ واپڈا نے 130 میگاواٹ بجلی گھر چترال میں تیار کیا ہے، اس کا ایک یونٹ ابھی چلنے والا ہے، وزیراعظم پاکستان نے باضابطہ طور پر 30 میگا واٹ چترال کو دینے کا وعدہ کیا تھا اور حکم بھی دیا ہے، چیئرمین واپڈا نے بھی اس کا حکم دیا ہے، لہذا قرارداد ہذا کے ذریعے محکمہ پیڈو سے سفارش کی جاتی ہے کہ واپڈا کے تیار شدہ بجلی گھر سے بجلی لے کر سب ڈویژن مستوج کے پیڈو کے صارفین کو فوری بجلی فراہم کی جائے اور ریشون بجلی گھر کی بحالی تک محکمہ پیڈو یہ بجلی صارفین کو دے"

میڈم سپیکر، آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ یہاں پر پشاور میں، پنجاب میں کہیں بھی دو گھنٹے کے لئے جب بجلی بند ہوتی ہے تو واپڈا کے دفاتر جلائے جاتے ہیں، روڈ بلاک ہوتے ہیں، ٹائر جلائے جاتے ہیں، آپ ان لوگوں کو شاباش دیں کہ جو 2015 سے اب تک اکیس ہزار لوگ اندھیرے میں رہ رہے ہیں، انہوں نے کوئی فساد برپا نہیں کیا، حکومت کے خلاف بات نہیں کی، صوبائی حکومت جو کہ 2015 کے سیلاب کے بعد ہمارے وزیراعلیٰ صاحب اور ہمارے وزراء ساتھ وزیراعظم صاحب بھی تشریف لائے تھے تو اس وقت کوئی Alternative source دینے کی بات کی، لیکن Alternative چھوٹے چھوٹے بجلی گھروں کی بات ہے، جو کوئی بھی تیار نہیں ہے لیکن ابھی صورتحال یہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ نے رینٹل پاور کی بات شروع کی ہے اور ایک رینٹل پاور کی مشین بھی پہنچ چکی ہے وہاں پہ حکومت نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے لیکن یہ رینٹل پاور کا جب ہم نے حساب لگایا تو بتیس روپے فی یونٹ صارفین کو پڑتا ہے، اگر اس کا آدھا بھی دیا جائے تو پندرہ روپے یونٹ ہوگا اور پھر حکومت کو بھی اس میں خسارہ ہے تو پراونشل گورنمنٹ نے بھی یہ سوچا تھا کہ وہاں گولنگول میں ایک بہت بڑا بجلی گھر 130 میگاواٹ کا بن رہا ہے تو اس کو چلنے دیں، اب وہ بالکل مکمل طور پر تیار ہو چکا ہے، میڈم سپیکر، پانی ہمارا ہے، زمینیں ہماری ہیں، واپڈا نے وہاں ہمارے لوگوں کو بے گھر کر کے ان کی زمینوں پر قبضہ کر کے کالونیاں بنا دیں، اب بجلی وہ نیچے لا رہے ہیں، ہماری گزارش ہے کہ چترال، دیر اور وہ علاقے جو کہ پیسہ جو اس کا یونٹ ریٹ ہے وہ سارے پاکستان میں ایک ہے، ہم بھی وہ دینے کے لئے تیار ہیں، تو کیا وجہ ہے کہ ایک چیز ہمارے گھر میں بن کر پنجاب تک جائے، اسلام آباد، لاہور جائے لیکن ہم اس سے محروم رہیں؟ تو جب میں نے ان کے ساتھ رابطہ کیا تو انہوں نے یہ کہا ہے

کہ محکمہ پیڈو نے اگر ہمیں لکھا تو ہم بجلی دینے کے لئے تیار ہیں، تو میری ریکویسٹ یہ ہے، کہ محکمہ پیڈو کو ان سے بجلی لینا ہے، اور اسی ریٹ پہ ہمیں بیچنا ہے، اس پر اپنا بھی پیسہ اس کے اوپر لگا لیں لیکن وہ تو بتیس روپے تو نہیں ہو گا، کم ہو گا، ہمارے پاس لائن تیار ہے، ہمارے کنڈیکٹرز سارے تیار ہیں، ہمارے پول پہلے سے لگے ہوئے ہیں، ایک روپے کا اس میں خرچہ نہیں ہے صرف اور صرف ایک لیٹرا گر پیڈو یہاں سے لکھ دے اور واپڈا اس کو Approve کرے تو یہ مسائل جو ابھی ہم روز کہتے ہیں چھوٹے بجلی گھر بنائیں، آپ سولر انرجی لگائیں اور لاکھوں کروڑ و روپے لگے بھی ہیں لیکن اس کا کوئی فائدہ سامنے نہیں آیا، میری مشترکہ تمام ایوان سے گزارش ہے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا جائے اور یہ کوئی پچیس تاریخ کو شاید اس کا Inauguration بھی ہے اور اس کے بعد یہ ہمیں پھر نہیں دینگے، اس سے پہلے محکمہ پیڈو جو ہے اس کا جو سی ای او ہے اور ہماری متعلقہ منسٹری مہربانی کر کے ایک لیٹرا گر وہ واپڈا کو لکھیں اور کاپی مجھے دیں تو ہم اپنا مسئلہ خود حل کر سکتے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول کی باتیں کر رہے ہیں، جناب نواز شریف صاحب نے آ کے کہا کہ دس میگا واٹ آپ کو ملے گی، اسی وجہ سے ہمارا پانی گیا، ہماری زرعی زمینیں بنجر ہو گئیں، ہماری زمینوں کو، ہمارے گھروں کو گرا کر انہوں نے کالونیاں بنا دیں، اب بات یہ بتائی جا رہی ہے کہ اس کو پہلے لے جائیں گے پنجاب، اور پنجاب سے ادھر لائیں گے یا اس کو نیچے لائیں گے، پھر اوپر لائیں گے، یہ نہیں ہے، ہمارا مطالبہ ہے نہ صرف میرا بلکہ دیر تک کہ جہاں سے بجلی لائن گزرے، جتنی لائن بچھ گئی، ان کو ملے، ہم بھی پیسہ دینے کے لئے تیار ہیں، ہم بھی صارف ہیں، ہم بھی پاکستانی ہیں، یہی میری گزارش ہے اور ہاؤس سے میں درخواست کرتا ہوں کہ متفقہ طور پر اس کو منظور فرمائیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ریزولیوشن میں ستار صاحب آپ کا نام نہیں ہے، یہ ریزولیوشن میں جس کا نام، اس میں مشتاق غنی صاحب کا نام ہے، عبدالمنعیم کا، اعزاز الملک کا، جعفر شاہ صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جو اصل کاپی سپیکر کو Submit کی ہے اس میں سب کے دستخط اور نام ہیں، یہ میں نے اپنے ریکارڈ کے لئے ایک خالی کاپی آپ کو دی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا آپ نے جو کاپی دی ہے اس میں آپ کے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین چترالی: وہ آپ کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے، ستار صاحب، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو میڈم، ہمارے ساتھی نے جو ریزولیوشن لائی ہے، ہم سب کے ساتھ مشورہ بھی کیا تھا، اس میں ہمارے سائن بھی، اس پہ ہم اس کو سپورٹ بھی کرتے ہیں، دوسری بات میڈم، اس سے Related بات یہ مسئلہ جو میرے بھائی نے اٹھایا ہے چترال کے بجلی کے حوالے سے، یہ تقریباً نار درن خیبر پختونخوا میں ہزارہ سمیت ملاکنڈ سمیت تمام اضلاع کے ساتھیوں کو میرے خیال میں ہم کیش کر رہے ہیں، گزشتہ حکومت میں ہم نے دو چیزیں اس اسمبلی میں اٹھائی تھیں اور حکومت نے اس کو Endorse کیا تھا، آئل اینڈ گیس میں جہاں پیداوار ہو گی، پیداواری ضلع کے لئے جتنی پرسنٹ رائلٹی Fixed ہے، ہائیڈل جنریشن میں جس علاقے میں بجلی پیدا ہو گی اس علاقے کے ڈویلپمنٹ کے لئے دس پرسنٹ، پانچ پرسنٹ سے اے این پی دور حکومت میں اس کو، اس مسئلے کو ہم نے اس ہاؤس میں اٹھایا تھا، اور Endorse کیا تھا اسمبلی نے بھی اور گورنمنٹ نے بجٹ پیپرز میں یہ بات آج کے بجٹ پیپرز میں یہ وائٹ پیپرز میں کلیئر ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: میڈم، میں آتا ہوں، اس پیپرز پہ آتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں، میں آج کی ریزولیوشن، Please stick to -to this resolution وہ آپ دوسری لے آئیں۔

جناب عبدالستار خان: میڈم، میں اس کو دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالستار خان: یہ مسئلہ مجھے بھی ہے، پالس، لوئر کوہستان، اپر کوہستان میں بھی ہمارے ایک سو بتیس میگاواٹ بجلی دوبیر پاور پراجیکٹ تیار ہے، جس طرح میرے بھائی نے بات کی ہے ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اسی پاور ہاؤس سے جو چار میگاواٹ ہماری Requirement ہے کوہستان کی، اس کو نیشنل گریڈ کے ساتھ شامل نہ کیا جائے، جو وہاں کی مقامی ضرورت ہے اس میں ہمیں بھی اس میں فیکسڈ کیا جائے بجلی اور جو لائن

گزرتی ہے نیشنل گریڈ تک، میڈم سپیکر، یہ اس میں بہت بڑا مسئلہ ہے کہ کوہستان سے بجلی کی لائن جائے گی نیشنل گریڈ میں شامل ہوگی جو لاہور، لاہور سے واپس پھر ٹرانسمیشن لائن کے ذریعے، یہ بہت بڑا خرچہ بھی ہے، یہ وقت کا ضیاع بھی ہے اور وسائل کا ضیاع بھی ہے، لہذا ہم اس قرارداد کو Endorse بھی کرتے ہیں اور ہمارے اس مسئلے کو جو دس پرسنٹ رائلٹی کی بات ہے۔ میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: یہ بات ہم نے ڈیٹیل ڈسکشن کے لئے اس سوال کو میں نے نوٹس بھی کیا ہے، اس کو بھی Relate کیا جائے اور جہاں پہ پیداوار ہے جس علاقے سے جہاں کے لوگوں کی میڈم سپیکر، میرے داسو ڈیم میں پچانوے ہزار کنال زمین Donate کی ہے لوگوں نے اور یہ مسئلہ اتنی بڑی شدت اختیار کرے گا، جس طرح یہ جو میرے بھائی نے بات اٹھائی ہے، ہمارے پورے حویلیاں سے لیکر جہاں جہاں تک یہ جاتی ہے اور لوگوں کی زمینیں جاتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ستار صاحب، ستار صاحب، پھر آپ لے آئیں میں یہ ریزولیوشن تو پاس کروں ناں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously, by majority.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سیکنڈ ریزولیوشن جو ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: په دې باندې که تا ما له موقع را کړه، چترال کے مسئلے میں میں تمام ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کروں گا Unanimously قرارداد تو پاس ہوئی لیکن چترال کو جب ہم دیکھتے ہیں رقبے کے حساب سے صوبے کا بہت بڑا ضلع ہے، بہت بڑا ضلع ہے اور ظاہر ہے چترال کی عوام جن مشکلات کا شکار ہیں، پچھلے سے پچھلے سال چترال میں سیلاب آیا، بہت زیادہ تباہی وہاں پہ ہوئی، بہت زیادہ تباہی وہاں پہ ہوئی، چترال کے اپنے نمائندوں نے بھی اور میں نے بھی یہاں پہ حکومت سے ڈیمانڈ کی تھی کہ جتنا ہو سکے، جتنا

ہو سکے Rehabilitation اور Reconstruction میں چترال کی عوام کی داد رسی ہونی چاہئیے، میں ایک دفعہ پھر لاء منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ چترال کے جو مسائل ہیں، جو بنیادی مسائل ہیں وہ توجوں کے توں ہیں لیکن سیلابوں کی وجہ سے اور یہ جو مسئلہ سردار حسین چترالی صاحب نے اٹھایا ہے، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اگر اس میں کچھ ہو سکے، ساتھ ہی ساتھ چونکہ Related پوائنٹ ہے میڈم سپیکر، اس پہ مشاورت کریں گے اور اپنی تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران اور پارلیمانی لیڈرز سے، مولانا صاحب سے لیڈر آف دی اپوزیشن سے، میڈم سپیکر، جب ون یونٹ بنا، ون یونٹ جب بنا، اس سے پہلے یہ جو بجلی صوبوں کے پاس تھی، جب ون یونٹ بنا یہ اختیار چلا گیا مرکز کے پاس، اب ون یونٹ نہیں رہا لیکن وہ اختیار اب بھی وہاں مرکز کے ساتھ ہے، مرکز کے پاس ہے، جس طرح عبدالستار خان نے کہا یہاں پہ جو بجلی ہم پیدا کرتے ہیں پانی سے وہ نیشنل گریڈ میں چلی جاتی ہے، میڈم سپیکر، ہم حیران اسی بات پہ رہتے ہیں کہ جو واپڈا ہے، چار روپے یونٹ، تین روپے یونٹ اسی پیسے یونٹ ہم سے خریدتے ہیں اور ہم جو Consumer ہیں پندرہ روپے یونٹ، سولہ روپے یونٹ، سترہ روپے یونٹ، لگ ایسا رہا ہے کہ یہ جو واپڈا ہے، جو بجلی ہم سے خرید رہا ہے، خدانخواستہ ہم اس ریاست کے باشندے نہیں ہیں، اور جس نرخ پہ ہمیں دے رہے ہیں، اور پھر یہ زیادتی آپ دیکھیں، یہاں پہ تو فنانس منسٹر صاحب آج نہیں ہیں، جو ہمارا نیپرا ہے، نیپرا بار بار ہم اپیل کر رہے ہیں میڈم سپیکر کہ جو ہمارے ریٹس ہیں، کہ جس ریٹ پہ ہم بجلی فروخت کر رہے ہیں اس کو Revisit کیا جائے، اس ریٹ کو میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، بابک صاحب نہ زہ خبرہ کومہ۔

<u>Mr. Sardar Hussain</u>: Let me complete please.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: وایمہ، This is such a burning issue، کہ اس ایشو کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نہیں نہیں، نہیں میڈم، مجھے تھوڑا وقت دیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ہاں اس پہ آپ کوئی ڈیبیٹ نہیں، ڈیبیٹ نہیں لا سکتے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: یہ بنیادی مسئلہ ہے، میرے خیال میں، نہیں نہیں، ڈیبیٹ کی بات نہیں ہے ابھی ایک پوائنٹ آیا ہے، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ فنڈز نہیں ہے، فنڈز کیوں نہیں ہے؟ یہ ایم ایم اے کے دور میں یہ لوگ مجبور ہوئے، پانچ سو پچانوے ارب روپے، یہ بڑا، یہ صوبے کے، دیکھیں ہمارے، ہمارا مستقل ذریعہ

بجلی کی آمدن ہے، پانچ سو پچانوے ارب روپیہ ہمارا بنتا تھا ایم ایم اے کے دور میں، کورٹ میں چلے گئے ریکویسٹ کر کے تھک گئے ایم ایم اے کے لوگ، آخر میں کیا ہوا، وہ مجبوراً، ہم تو Blame نہیں کرتے، مجبوراً ایک سو دس ارب روپیہ پہ ایک ڈیل ہوئی، وہ ایک سو دس ارب روپیہ پانچ سالوں میں جس طرح ہمیں ملا ہے، شاہ صاحب یہاں پہ موجود ہیں ابھی کی بات دیکھیں ابھی 580 بلین ہمارا بنتا ہے، موجودہ حکومت میں بھی بغیر مشاورت کے یا مجبوری میں 75 ارب پہ ڈیل کی، آج بتانا چاہیے حکومت کو کہ وہ پچھتر ارب روپیہ ہمیں مل رہا ہے؟ وہ ہمیں نہیں مل رہا ہے، یہ بہت بڑا ایشو ہے اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں تمام سے کہ ہم اس اسمبلی سے ایک قرارداد پاس کرائیں، جس میں ہم یہ مطالبہ کریں، اب یہ کیا بات ہوئی، ساری دنیا کو پتہ ہے کہ پانی جو اللہ تعالیٰ کی ایک غنیمت ہے، ایک نعمت ہے وہ ہمیں اللہ نے دی ہے، اس سے سستی بجلی پیدا ہوتی ہے تو وہ اختیار جا کے مرکز نے اپنے پاس رکھا ہے، تمبا کو میری پیداوار ہو گی کہیں اور نہیں ہو گی تو اس کو باؤنڈ کیا جائے گا دو کمپنیوں کے آگے، کپاس ان لوگوں کی پیداوار رہے گی تو وہ ساری دنیا میں فری مارکیٹ میں جائے گی، گندم ان کی پیداوار رہے گی تو وہ اوپن مارکیٹ میں جائے گی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: I agree with you hundred percent, you are right.

یعنی کہ میں کہتی ہوں کہ اس۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: I am very sorry to say، اگر ساڑھے چار سال میں آپ کی یہ حکومت صوبے کے ان بنیادی مسائل کو فوکس کرتی تو آج یہ حالت ہوتی؟ ابھی میں نے سنا ہے کہ، میڈم سپکر، آپ ٹائم دو گی؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، اس میں ٹائم کی بات نہیں ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ہم یہاں پہ کس لئے بیٹھے ہیں؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ٹائم آپ لے لیں، میں کہتی ہوں کہ ایسے موقعے پہ بولیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: یہ Related ہے، یہ Related ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ایسے موقعے پہ بولیں، ابھی میڈیا لے رہا ہے نا، میں کہتی ہوں کہ ایسے، اس کو لے آئیں ڈیبیٹ کریں، اس میں کچھ اس طرح کی چیز ہو۔

جناب سردار حسین: جی، دیکھیں ہم اسی، ایک نکتے پہ ہم سب متفق ہیں، اس پہ نہ مسلم لیگ ن کا اختلاف ہے، نہ پیپلز پارٹی کا ہے، نہ پی ٹی آئی کا ہے، ہم جل رہے ہیں، آج ابھی میں نے سنا کہ حکومت نے نیا نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے کہ تمام اے ڈی پی کلوز، مجھے نہیں پتہ، فنڈز کی وجہ سے ہوگا یا جو بھی مسئلہ ہوگا لیکن جو ہمارے صوبے کے بنیادی مسائل ہیں اس پہ تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں، ہمیں ہمارا حق کیوں نہیں مل رہا؟ اس پہ ہر وقت میں کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو اٹھانا چاہیئے، میں میڈیا سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس مسئلے کو اٹھائے، ہمیں اپنا حق دیں، یہاں پہ آپ دیکھیں عبدالستار نے ایک بات کہی، بالکل ہماری حکومت میں ان علاقوں کو Encourage کرنے کی خاطر۔

Madam Deputy Speaker: Ji, okay, carry on.

جناب سردار حسین: Suppose جنوبی اضلاع میں گیس پیدا ہو رہی ہے، وہاں پہ ہم نے رائلٹی فیکسڈ کر دی، آج ماشاءاللہ کرک میں، کوہاٹ میں، ہنگو میں ان اضلاع میں، اسی طرح دیکھیں اسی طرح صوابی میں ٹوبیکو سیس جارہا تھا، اسی طرح جہاں پہ نیچرل ریسورسز ہوا کرتے تھے تاکہ ان علاقوں کی عوام جو ہیں وہ حکومتی اقدامات کا اور ساتھ دیں، تاکہ وہ ترقی کی مد میں شانہ بشانہ ہمارا ساتھ دیں، لہذا میں اسی ٹاپک پہ حکومت کو، صوبائی حکومت کو Blame نہیں کرتا، میں ضرور تمام اسمبلی ممبران سے، اب میرے خیال میں ہمارے چار مہینے رہتے ہیں کہ تین مہینے رہتے ہیں، ہم یہ بھی سنتے ہیں کہ ٹیکنوکریٹ حکومت بنتی ہے، ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ڈی جی آئی ایس پی آر جو ہے وہ ایک بیان دیتا ہے، وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ دوسرا بیان دے دیتا ہے، ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وزیر داخلہ کو روکا جاتا ہے، معلوم نہیں ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کا کیا مستقبل ہے؟ کوئی مستقبل نہیں ہے، لیکن اگر ہے بھی اور ہم اپنے صوبے کی عوام کے حقوق کی بات نہیں کر سکتے، ہم وہ حقوق لے نہیں سکتے، ہاں ایک چیز میں میں صوبائی حکومت کو ضرور Blame کرتا ہوں کہ اس صوبے کے وسائل کو یہ لوگ سیاسی بنیادوں پر تقسیم کرتے ہیں، مسئلہ ہمارا مشترکہ ہے، ہمیں دوبارہ اسلام آباد جانا چاہیئے، وہاں ہمیں بیٹھنا چاہیئے، ہم بھیک تو نہیں مانگ رہے ہیں، اپنے بچوں اور اپنی بچیوں کا حق مانگ رہے ہیں، تو اسی چیز میں ہم حکومت کا ساتھ ضرور دیں گے لیکن جب سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تقسیم کی بات آتی ہے تو پھر اتحادیوں میں پر سنٹیج کی بنیاد پہ تقسیم ہو، پھر اپنی جو کچن کیبنٹ ہے وہ ان حلقوں میں ان حلقوں میں فنڈ جائیں گے، میں شکر کرتا ہوں مجھے امید بھی ہے کہ انیسہ بی بی کی قومی وطن پارٹی بھی

اپوزیشن میں آئی ہے لیکن اس مسئلے میں ہم سارے ایک ہیں، میں یہ، ضرور آپ بولیں لیکن اپوزیشن، اپوزیشن ممبر ہو کے بولیں، حکومتی ممبر ہو کے نہ بولیں، اگر آپ کہتی ہیں کہ میں ایکس منسٹر ہوں تو پھر میں بھی ایکس منسٹر ہوں، ابھی ہم اپوزیشن میں ہیں، لہذا میں اس صوبے کے مفاد میں بات کرتا ہوں کہ چترال سے یہ بات شروع ہوئی، اسی پوائنٹ کو میں نے آگے بڑھایا حکومت سے ریکویسٹ ہے کہ چترال کے لئے جتنا ہو سکے اتنا کرے اور Collectively تمام پارلیمانی لیڈرز کو بیٹھ کے جو جو مسئلے ہمیں بجلی رائلٹی کی مد میں ہیں یا آمدن کی مد میں ہیں، اس پہ ہمیں بیٹھنا چاہئیے ایک قرارداد لانی چاہئیے اور پیش بھی کرنی چاہئیے اور کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا چاہئیے تاکہ ہمارے صوبے کا جو حصہ ہے اور وہ ہمیں مل نہیں رہا ہے تاکہ اس کو ملنے کے لئے ہم مشترکہ کوششیں کریں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Babak Sahib. I said, I agree with you more than hundred percent but I thought probably.

اس پہ ایک ریزولیوشن آئے ایک، ڈیبیٹ ہو جائے کہ یہ اوپر مطلب مسئلہ حل ہو جائے نا Like to solve the problem we have to.، جی انیسہ بی بی، انیسہ بی بی صاحبہ، انیسہ بی بی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر، یہاں پہ محمد علی صاحب نے جو بات کی ہے اس پہ ہم متفق ہیں اور ہم اس پہ ایک ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، انیسہ بی بی، اب انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میڈم سپیکر، میرا خیال ہے یہ جو بات بابک صاحب نے کہی، مجھے نہیں پتہ ان کو کیوں شک پڑا ہے کہ میں ان کی مخالفت میں اٹھوں گی، یہ تو ہمارے دل کی آواز ہے جو وہ کر رہے ہیں، صرف مجھے ان پہ یہ تھوڑا ر شک آتا ہے، وران کو خاص کر مجھے یہ لگتا ہے، کیونکہ ہر بحث کے بعد آپ ان کو آؤٹ آف ٹرن دے دیتی ہیں، جس پر پھر وہ ایک تقریر کر کے، نہ ہی آگے کرسیوں پر بندہ ہے، نہ کوئی اوپر گیلری میں بیٹھا ہے، شاید پریس والے ہیں وہ اب اٹھائیں گے اور کل بابک صاحب کی ہیڈلائن لگے گی کہ جی سارے رائٹس اٹھا دیئے، بات یہ ہے میڈم سپیکر، کہ اس سے بڑی کوئی بدقسمتی ہے نہیں اس صوبے کی، اس ہاؤس کو تو کچھ کلئیر ہے ہی نہیں کہ Actually financial position کیا ہے؟ اور یہ چیز جو ہے سب سے زیادہ گھمبیر مسئلہ ہے، آنریبل منسٹر کہتے ہیں کہ ہمارا کام جو ہے بالکل تیزی سے چل رہا

ہے اور کام تیار ہے، ممبر ٹریژری بینچز سے بھی اٹھ کے کہتے ہیں کہ نہیں ہے کام، All is not well تو پھر یہاں پہ یہ جو بات ہے کہ Unanimous ہم نے تو کئی دفعہ کوئی بھی ٹائم ایسا نہیں ہے یہ واحد صوبہ اور یہ اسمبلی ہے جس میں ہم اپنے مرکز سے اختیارات یا اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اکٹھے بھی ہوئے ہیں، بجلی کے حوالے سے نیپرا میں ہیر نگ میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ سب لوگ، ساری پارٹیز اور ان کے نمائندے گئے، اگر اور کوئی ایشو ہے جب پلاننگ کمیشن کے ساتھ ہے، سارے جا کر وہاں پہ بات کر رہے ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے جائز اور ہمارے جو اپنے Receivable ہیں فیڈرل ٹرانسفر وہ ہمیں کیوں ٹائم پہ نہیں مل رہے، کیا فیڈرل گورنمنٹ کے پاس پیسہ نہیں ہے، کیا صوبے کے پاس کوئی بیورو کریسی میں کوئی کمی بیشی ہے یا گورنمنٹ کو ناکام کرنے کے لئے کوئی پلاننگ ہو رہی ہے؟ آپ خود دیکھ لیں یہ پانچواں سال ہے اور ہم یہی بات سن رہے ہیں، حکومت میں ہم رہ کے بھی آ گئے ہیں، حکومت سے واپس اپوزیشن میں بھی آئے ہیں پھر دوبارہ جوائن کیا بہتری کے لئے، کوئی اپنی ذات کے لئے نہیں، آج ہم یہ کہتے ہیں کہ بات چند مہینوں کی ہے، اس میں اب حکومت بھی مجھے لگتا ہے ہاتھ پاؤں، پسینہ آ رہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کسی طرح یہ پراجیکٹس جلدی ہوں، لیکن ہو نہیں پا رہے، ایسے میں جو بابک صاحب کہتے ہیں جو قرارداد اور کئی پہلے پاس کی ہیں ایک اور Unanimously پاس کر لیتے ہیں، اس میں تو کوئی بات نہیں ہے، قرارداد لے کر آئیں آج ہی، آپ ویسے بھی رولز ریلیکس کر کے آج ابھی موو کر دیں، ہاؤس میں ویسے بھی Unanimity ہے لیکن مقصد یہ ہے کہ اس سے پہلے ہمیں جاننا ہو گا، آپ کا آفس بڑا اہم ہے، آپ بلوائیں کل سیکرٹری فنانس کو بلکہ چیف سیکرٹری صاحب کو کہیں کہ وہ آ کے اس ہاؤس کو پارلیمانی لیڈرز کو بریفنگ دیں کہ اس وقت آپ کی فنانشل پوزیشن کیا ہے؟ اگر منسٹر فنانس خود نہیں دے سکتے یا آپ کے جو سینیئر منسٹرز ہیں وہ نہیں آ رہے، آج تو آپ دیکھیں کہ وہ بات بالکل صحیح ہے لیڈر آف اپوزیشن نے کہا ہے کہ اس ہاؤس کا مقصد کیا ہے؟ اس دن بھی خالی کرسیوں میں آ کے تقریریں کر کے چلے گئے اور آج پھر وہی حالت ہے، یا اگر کوئی آپ کا مسئلہ ہے کہ بھئی ممبرز نہیں آ رہے یا کوئی مسئلہ ہے تو واقعی پھر اجلاس کو کچھ عرصے کے لئے مؤخر کر دیں، کوئی بزنس بھی نہیں ہے آج تو چند سوال اور ایک رپورٹ لے کر کے وہ چلا رہے ہیں

تواس کے لئے For the sake of just completing the time یا Days پورے کرنے کے لئےاس کونہ چلائیں،اس کو بامقصد طریقے سے میڈم چلائیں،ہم اس میں اکٹھے ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: ساری پارٹیز،مجھے یقین ہے گورنمنٹ کی بھی یہی بات ہے،فیڈرل گورنمنٹ سے ہم اپنا حق جوہے جو ہمارا جائز حق ہے،بھیک نہیں مانگ رہے اوراس کے لئے کوئی کسی پارٹی کی بات نہیں ہے،بابک صاحب تووہ مطلب ہے کہ وہ پرانے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس میں سب کی،ہر ایک کے دل کی آواز یہی ہے کہ ہم اپنا جو رائٹ ہے صوبے کا وہ حاصل ہو،تاکہ ممبران کو یہ تکلیفیں نہ ہوں،پراجیکٹس جو آپ کے خود گورنمنٹ نے جو پلان بنایا ہے اس کے مطابق بھی فنڈرز کی ترسیل نہیں ہورہی،تو یہ پھر بہت زیادتی کی بات ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو،انیسہ بی بی تھینک یو،جی عظمیٰ بی بی،رولز Already relax ہیں تو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: تھینک یو۔میڈم سپیکر صاحبہ،میڈم،میری ریزولیوشن جیل ریفارمز کے حوالے سے ہے Specifically خواتین کو جیل میں سہولیات کا جو فقدان ہے اس حوالے سے ہے۔"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جیل میں قید خواتین کو تمام سہولیات جیسے مناسب عمارت، صحت،اسلامی تعلیم،ہنر،علاج معالجے کا بہتر انتظام اور پھیلنے والی بیماریوں میں مبتلا خواتین کے لئے الگ رہنے کا انتظام اور قانونی چارہ جوئی کی سہولت فراہم کی جائے،نیز ان کے ساتھ جیل میں رہنے والے بچوں کی تعلیم اوران کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے کھیل کود کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں،مزید یہ کہ جیل میں خواتین عملے کی موجودگی یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بھی بڑھائی جائے"۔

میڈم سپیکر،یہ ہم نے جیل کا وزٹ کیا تھااور ان تمام سہولیات کا فقدان پایا گیا تھا تو I wish کہ اگر Unanimously پاس ہو تو۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, by majority. Okay Akbar Ayub Sahib, you want to say something?

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم، یہ یاتو Unanimously ہوگا یا By majority ہوگا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو گیا جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ میڈم سپیکر، میڈم سپیکر، آنریبل ممبر بابک صاحب نے بہت اچھی باتیں ادھر کی ہیں اور زیادہ تر باتوں سے ہم بھی ان سے اتفاق کرتے ہیں، جس طرح پہلے پچھلے سالوں میں جس طرح اپوزیشن اور گورنمنٹ، چیف منسٹر صاحب، سارے پارلیمنٹری لیڈرز آف دی ہاؤس مل کے جد وجہد کرتے رہے اپنے حقوق کے لئے فیڈرل گورنمنٹ سے، ہم ان سے بالکل Agree کرتے ہیں، اس کا ایک Round پھر سے ہونا چاہئیے اور ایک پھر کوشش ہونی چاہئیے، بالکل ہمارے حقوق میڈم نے جس طرح کہا ہے کہ ہمیں ٹائم پہ نہیں مل رہے ہیں، اس کے بالکل Reasons پتہ کرنے چاہئیں، فیڈرل گورنمنٹ جان کے Delay کر رہی ہے، فیڈرل گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں اور باقی ایشوز کے اوپر بھی میڈم، جہاں تک بابک صاحب نے ادھر میرا حوالہ دیا کہ میں نے کہا کہ فنڈز نہیں ہیں، میں کوئی گورنمنٹ کے فنڈز کی بات نہیں کر رہا تھا، کوئی میرا خیال ہے آدھا کلو میٹر روڈ ہے، اس کے Stretch کی بات کر رہا تھا، میڈم، ہمارے پاس تقریباً ساڑھے تین سو Ongoing schemes ہیں، کئی میں فنڈز، اس میں سے تقریباً 30-125 سکیمز Due for completion ہیں، جو Due for completions ہیں ان کو ہم نے Fully funded کیا ہے، دوسروں کو ہم نے Manage کیا ہے، ان کو چند سال کے اوپر میڈم، ان کو ہم نے Spread out کیا ہے، اور یہ میرے خیال میں ہسٹری میں یہ مجھے پہلے نہیں پتہ کبھی ہوا ہے نہیں، جو میری جہاں تک اطلاع ہے یہ پہلا سال ہے میڈم، کہ ہم نے اپنی سکیمز کے لئے فرسٹ کوارٹر میں، آخری فنڈز تھے میڈم، تب ہم نے پچاس پرسنٹ فنڈز ریلیز کئے ہیں Of the allocation تاکہ جلد از جلد، تاکہ Last days میں جاکے Normally ہوتا ہے، آخری دنوں میں پیسے آتے ہیں اور پھر ایک دوڑ لگی ہوتی ہے، کام مکمل ہو نہیں سکتا اور جس طرح محمد علی صاحب نے کہا Funds lapse کر جاتے ہیں، Revivals میں ٹائم لگتا ہے، فرسٹ کوارٹر میں پہلی دفعہ ہسٹری میں ہے

کہ ہم نے پچاس پرسنٹ فنڈز تمام سکیموں کے لئے ریلیز کئے ہیں،اس کا مطلب ہے فنانشل پوزیشن صوبے کی Healthy ہے، میں آپ کا مسئلہ حل کرتا ہوں، صرف ہمیں اگر فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر سے جو ہمارا حق ہے وہ ٹائم پر ملے تو ہم اپنی جو ہماری جو پوزیشن ہے جو ڈیویلپمنٹل ورک کی پوزیشن ہے،اس کو ہم اور بھی بہتر کر سکتے ہیں، شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you ji. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 18th October, 2017.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 18اکتوبر 2017ءبعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)